فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ ۱۱ اکتوبر (پیر) ڈلہوزی سے واپس دارالامان تشریف لے آئے ہیں۔ حضور کے استقبال کیلئے بٹالہ تک شیخ محمود احمد صاحب ایک حصہ جماعت بھینی والا تک گیا۔ جہاں حضور نے اسے شرف مصافحہ بخشا۔ موضع مذکور کے احمدیوں نے دعوت چائے دی۔ جسے حضور نے منظور فرمایا۔ باقی احباب جماعت نے امیر جماعت احمدیہ مقامی حضرت مولوی شیر علی صاحب کی معیت میں حضرت نواب صاحب کی کوٹھی کے قریب استقبال کیا۔

مصافحوں کے بعد حضور اذان مغرب کے وقت وارد بلدہ طیبہ قادیان ہوئے۔ حرم اول تو پہلے ہی تشریف لا چکے تھے۔ حرم ثانی اپنے بھائی سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کے ہمراہ ۔ ۱ اکتوبر کو تشریف لائے۔ اور حرم ثالث و رابع حضور کے ہمراہ تھے۔ حضرت ام المومنین بھی تشریف لے آئی ہیں۔ باقی قافلہ براہ بٹالہ رات کے ۸ بجے قادیان پہنچ گیا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے ابھی تک مع اہل و عیال کے ڈلہوزی ہی میں ہیں ٭

احمدیت

وہ اگلے زمانے کے مسلمان یہاں ہیں

(از جناب قاضی محمد یوسف صاحب ۔ احمدی پشاور)

مولوی ظفر علی خان صاحب ایڈیٹر زمیندار کی ایک نظم زمیندار میں بعنوان " وہ اگلے زمانے کے مسلمان کہاں ہیں" چھپی تھی جس کا جواب انہیں کے الفاظ میں یہ ہے ٭

وہ اگلے زمانے کے مسلمان یہاں ہیں
اسلام کی عزت کے نگہباں یہاں ہیں
جو چھوٹ نہیں سکتا وہ سر رشتہ ہے اپنا
جو ٹوٹ نہیں سکتے وہ پیمان یہاں ہیں
وہ آنکھ یہاں ہے جسے کہتے ہیں جہاں بیں
حق بات جو سن لیتے ہیں وہ کان یہاں ہیں

جھکتی ہیں جبیں قیصر و کسریٰ کی جہاں پر
اس قصر فلک بوس کے دربان یہاں ہیں
جو چھین لیا کرتے ہیں اعدا کے دلوں کو
یاروں کے وہ اخلاق وہ احسان یہاں ہیں
آفاق میں اک زلزلہ برپا کیا جس نے
اس قوت پُر جوش کے سامان یہاں ہیں
ظالم کی بدی کی بھی ہوئی جو نہ روا دار
رحمت بھری اس فقہ کے عنوان یہاں ہیں
جو کہتے زباں سے ہیں دکھاتے ہیں عمل سے
تقلید کریں جنکی وہ نعمان یہاں ہیں

جاوا سماٹرا کے تبلیغی حالات

میں اسوقت فادُنم میں مقیم ہوں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور آپ کی دعاؤں سے تبلیغ برابر جاری ہے۔ علماء نے جب ترقی ہوتی دیکھی۔ تو مخالفت پر کمربستہ ہو گئے۔ قسم قسم کے فتوے دے کر لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ ایک شخص نے میری مخالفت میں ایک کتاب لکھی ہے۔ اور اس میں زیادہ تر دلاٗق گالیاں اور تمسخر ہے۔ ہم نے ایک اخبار نکالا ہوا ہے۔ جس میں میرے مضامین اور سلسلہ کی تبلیغ ہوتی ہے۔ اور اس کا تمام خرچ یہاں کی جماعت برداشت کرتی ہے۔ اس اخبار کے ذریعہ علماء کو قادیان جانے کی دعوت دی تھی۔ اور تمام سفر خرچ اپنے ذمہ لیا تھا۔ لیکن عرصہ دو ماہ کا ہو چلا ہے۔ اب تک قادیان جانے کا ارادہ تو کسی نے ظاہر نہیں کیا۔ البتہ مخالفت میں اس قدر بڑھ گئے ہیں۔ کہ لوگوں کو میرے پاس آنے سے بڑے زور سے منع کر رہے ہیں ٭

اس ہفتہ میں پانچ نئے احمدی ہوئے ہیں۔ جن کے بیعت فارم حضرت اقدس کی خدمت میں روانہ کر دئے ہیں۔ دعاؤں کی سخت ضرورت ہے۔ کیونکہ ابھی تک ہماری جماعت بہت قلیل ہے۔ اور دشمن بہت زیادہ۔ علماء متفقہ طور سے مخالفت پر تلے ہوئے ہیں۔ چند دن ہوئے۔ میں یہاں کے ایک عالم سے ملنے گیا۔ جب اس کے پاس پہنچا۔ تو وہ اس قدر ڈرا۔ کہ ابھی میں دروازہ پر ہی تھا۔ تو اس نے زور زور سے کہنا شروع کر دیا۔ کہ اس وقت میں نہیں مل سکتا۔ اور آپ یہاں نہ آئیں کیونکہ لوگ مجھ پر ناراض ہو جائیں گے۔ میں نے اس کو ہر چند کہا۔ کہ آپ لوگوں کا ڈر رکھتے ہیں یا خدا تعالیٰ کا؟ لیکن اس نے وقت نہ ہی دیا۔ آخر میں واپس آ گیا ٭

آج کل کام کی اس قدر زیادتی ہے۔ کہ رات کو دو بجے کے بعد سوتا ہوں۔ علماء کے اعتراضوں کے جواب میں بعض دفعہ فوری اشتہار نکالنے پڑتے ہیں۔ مگر میں ابھی تک یہاں کی زبان اچھی طرح سے نہیں سمجھ سکتا۔ اور نہ ہی اچھی طرح لکھ سکتا ہوں اس لئے جو کام ایک گھنٹہ کا ہوتا ہے۔ وہ کئی گھنٹوں میں جا کر ختم ہوتا ہے۔ بعض دفعہ ایسا ہوا کہ تمام رات ہی کام کرتا رہا۔ یہاں پر رات کو ہی تبلیغ کا موقعہ ہوتا ہے۔ کیونکہ لوگ دن کو زیادہ وقت دین کے لئے نہیں نکال سکتے۔ یہاں علماء نے ایک فتوےٰ دیا ہوا ہے۔ جس کی بناء پر لوگ سنتیں نہیں پڑھتے۔ اور صرف فرض نماز پر ہی اکتفا کرتے ہیں دکاندار تو اکثر شام کے وقت ظہر اور عصر جمع کرنے کے عادی ہیں۔ جب پوچھا گیا۔ تو کہتے ہیں۔ کہ علماء نے فرمایا ہوا ہے۔ جائز ہے۔ تو جب حالت اسقدر گری ہوئی ہے تو ایک اعتقادی مسئلہ کے متعلق کب وہ وقت دے سکتے ہیں اس لئے رات کو ہی تبلیغ زیادہ تر ہوتی ہے۔ جبکہ لوگ فارغ ہوتے ہیں۔ دن کو صرف فرداً فرداً یا بعض دفعہ چند آدمیوں کو کی جاتی ہے۔ یہاں علماء نے صاف کہدیا ہے۔ کہ یہ مسئلہ کوئی ایمانیات سے نہیں۔ چاہے کوئی مانے چاہے نہ مانے۔ اور عیسیٰؑ کا نازل ہونا بر احادیث احاد ہیں۔ جن پر اعتقاد رکھنا ہی غلط ہے۔ اور ہوائے نفس علماء کے دل میں اس قدر جاگزین ہے۔ کہ وہ اپنی بات کا رد تو سُن ہی نہیں سکتے جب دو باتوں میں اختلاف ہوا۔ تو فوراً دو فریق ہو گئے یہاں بعض چھوٹے چھوٹے مسائل پر بھی اختلاف ہے۔ اور کئی کئی سال گذر چکے ہیں۔ ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا۔ پس احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس ملک میں بھی احمدیت کی رونق پیدا کرے۔

ایم رحمت علی
ادوتوسن احمدیہ فادُنم جاپر سکین کمپو نم جاوا

احمدیہ گزٹ کے خریدار بناؤ

جناب ناظر اعلیٰ صاحب تاکید فرما چکے ہیں۔ کہ ہر انجمن کے سکرٹری صاحب کا فرض ہے۔ کہ وہ احمدیہ گزٹ کے لئے خریدار بہم پہنچائے اور وہ بیمہ منی آرڈر چندہ محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام بھجوانا چاہیئے۔ حال میں احمدیہ گزٹ کا غیر معمولی نمبر شائع ہوا ہے۔ اب ۲۶ اکتوبر کو پرچہ نمبر ۲ نکلنے والا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اسکی اشاعت سے پہلے پہلے خریدار بن جائیں۔ کیونکہ بعد میں گزٹ کا پرچہ نہیں ملا کرتا۔

(مینیجر احمدیہ گزٹ۔ قادیان)

احمدیہ مسجد لنڈن کا شاندار افتتاح

(تار بنام الفضل)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے ڈلہوزی سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں :۔

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب دردؔ بذریعہ تار حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں اطلاع دیتے ہیں۔ ہدیہ تہنیت و مبارکبادی قبول ہو۔ امیر فیصل انعقاد مجلس افتتاح کے آخری لمحوں تک اپنے باپ ابن سعود کے فیصلہ کن حکم کے منتظر رہے۔ میں کوشش کر رہا ہوں۔ کہ امیر موصوف کی پُر شان مشایعت کروں اور ان کی خدمت میں تمام اخبارات کے ایسے کٹنگ مع سب ان ملکی اخبارات کے پیش کروں۔ جن میں افتتاح مسجد کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ۲۳ ستمبر سے لیکر آج تک متواتر دو سو سے زائد مضمون اس کے متعلق شائع ہو چکے ہیں۔ علاوہ ان کے بیس کے قریب ایسے ہیں۔ جن میں صرف مسجد کا فوٹو شائع کیا گیا ہے۔ اس بات کا افسوس ہے۔ کہ تمام فوٹو نہیں لئے جا سکے خاکسار ایک فلم ارسال خدمت کر رہا ہے۔ جو آج کل یہاں دکھائی جا رہی ہے ٭

امیر فیصل کی عدم شرکت کو پریس ایک سمہ خیال کرتا ہے۔ اس کے دوست اس فعل کا نام غلطی رکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ امیر نے ایک عظیم الشان موقعہ کھو دیا۔ عامۃ الناس نے افتتاح کے کامیابی کے ساتھ سر انجام پا جانے پر خاکسار کو مبارکباد کہی۔ اور امیر کی حاضری یا عدم حاضری کی انہوں نے کچھ پرواہ نہیں کی۔ ازراہ مہربانی انڈین پریس کی رائے عامہ کے رجحان کے متعلق اطلاع دی جائے۔ (دردؔ)

لنڈن میں پہلی مسجد کا افتتاح

اخبار "قوم" دہلی (۸ر اکتوبر) رقمطراز ہے :۔

"۳ر اکتوبر ۱۹۲۶ء کو لنڈن میں پہلی مسجد کا افتتاح شیخ عبدالقادر صاحب (لاہور) نے کیا۔ یہ مسجد احمدی مشن کی جدّ و جہد کا نتیجہ ہے۔ اس مسجد کی رسم افتتاح سلطان ابن سعود کے صاحبزادے امیر فیصل کرنے والے تھے۔ لیکن وہ باوجود لنڈن میں تشریف رکھنے کے رسم افتتاح کے وقت موجود بھی نہیں تھے ×× امیر فیصل کے مسجد مذکور کا افتتاح نہ کرنے کی کوئی وجہ بھی ہو۔ لیکن مسلمانوں کے نزدیک دنیا کے اہم مرکز میں مسجد کی تعمیر یقیناً قابل قدر ہے"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

یوم جمعہ۔ قادیان دارالامان۔ ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۶ء

احمدیت کا نفوذ اکناف عالم میں اور ہمارے دشمنوں کی افترا پردازیاں

صداقت اگر یہی ہے۔ کہ کوئی ایسی بات خدا کی طرف سے ظاہر کی جائے۔ جس میں رائی برابر بھی شائبۂ بطالت نہ ہو۔ تو پھر اس کے جھٹلانے کی کوشش کرنا پنپنے نہیں دیتا۔ کبھی نہیں دیکھوگے کہ چاند پر اگر خاک ڈالی جائے۔ تو وہ اس پر پڑ بھی جائے۔ چرجائیکہ اسے اوٹ میں کر دے۔ مگر خاک اڑانے والے خاک اڑاتے ہیں۔ اور دم بھر بھی نہیں چوکتے۔ خواہ وہ خاک ان کے سروں پر ہی آپڑے۔ یہی حال صداقت کا ہے۔ وہ جب آتی ہے تو اسی قماش کے لوگ چاہتے ہیں کہ اسے چھپا دیں۔ مگر وہ ان کے چھپائے چھپتی نہیں۔ بلکہ پھوٹ پھوٹ کر ظاہر ہوتی ہے *

کون نہیں جانتا کہ صداقت دنیا میں ظاہر ہونے کے لئے آتی ہے۔ لیکن غضب تو یہ ہے۔ کہ باوجود اس قاعدہ کلیہ کے مشہور عالم ہونے اور باوجود اپنے سے پہلے زمانے کے تلخ تجارب اور ان کے کیفر نتائج کے جاننے کے پھر بھی بعض لوگ کہ جن کا نام عرف عام میں "دشمنان حق" ہے یا جن کے لئے بطور تنزل" عاقبت نااندیش" لقب تجویز کیا جا سکتا ہے۔ ہر زمانہ میں اسکے جھٹلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو کوشش ناکام ہی ہوتی ہے۔ اور جس کا وبال صرف ان پر ہی نہیں۔ بلکہ ان کی نسلوں پر بھی پڑتا ہے۔

کتنی صداقتیں دنیا میں آئیں۔ پھر کتنوں نے ان کو جھٹلانے کی کوشش کی۔ آہ! ان کے اعداد و شمار ایک دردمند دل کو خون کے آنسو رلا دینے کے لئے کافی ہیں۔ نوحؑ ایک صداقت تھی۔ مگر جھٹلائی گئی۔ موسیٰؑ ایک صداقت تھی۔ مگر جھٹلائی گئی۔ ابراہیمؑ ایک صداقت تھی۔ مگر جھٹلائی گئی۔ عیسیٰؑ ایک صداقت تھی۔ مگر جھٹلائی گئی۔ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک صداقت تھی۔ مگر جھٹلائی گئی۔ مگر کیا ان کے جھٹلانے جانے سے یہ جھوٹی ثابت ہوگئیں؟ لا واللہ۔ پھر کیا ہوا؟ یہی کہ ایک جگہ فار التنور نے غضب ڈھایا۔ دوسری جگہ رود بار نیل نے ان جھٹلانے والوں کو ہمیشہ کے لئے اپنی آغوش میں لے لیا۔ تیسری جگہ قحط و امراض نے ان کا صفایا بول دیا۔ چوتھی جگہ احد اور بدر کے میدانوں نے ان کا نام مٹایا۔ اور ایسا مٹایا۔ کہ آج کوئی نہیں جو یہ کہے۔ کہ میں ان کا نام لیوا ہوں

یہ سب کچھ اسی زمین کے فرش پر گذرا۔ مگر غفلت شعار ہستیوں نے ان سب کو فراموش کر دیا۔ نہ صرف فراموش ہی کر دیا بلکہ خدا کو بھی چھوڑ دیا۔ لیکن خدا جس نے پہلوں کے لئے ایسے سامان پیدا کئے۔ کہ وہ ان سے فائدہ اٹھا کر اپنی کشت حیات کو سینچ لیں۔ اسی طرح ان کے لئے بھی کیا مگر افسوس کہ جس طرح انہوں نے اس کی پرواہ نہیں کی۔ اور الٹا مخالفت پر کمربستہ ہو گئے۔ اسی طرح انہوں نے بھی کیا کہ مانا تو دم بھر کے لئے نہ۔ لیکن عداوت پر کھڑے ہو گئے ہمیشہ کے لئے۔ اور ایسے کھڑے ہو گئے۔ کہ مجال نہیں۔ جو دم بھر کے لئے بھی چوک جائیں۔ مقدمات انہوں نے کئے فتاوٰی انہوں نے صادر کئے۔ مار پیٹ انہوں نے جائز سمجھی۔ مقاطعات انہوں نے روا رکھے۔ اور سب کچھ ہی کیا۔ جس سے سمجھتے تھے۔ کہ یہ سلسلہ جسے خدا نے اپنے ہاتھوں سے قائم کیا۔ تباہ ہو جائے گا مگر کچھ نہ ہوا۔ اور جب کچھ نہ ہوا۔ تو احمدیوں کو بہکانا شروع کر دیا۔ جب وہ بہکانے سے بھی نہ گئے۔ تو زبردستی کی۔ کہ تم احمدیت چھوڑ دو۔ جب "زبردستی" بھی نہ چلی۔ تو اپنے آپ ہی اخبارات میں شائع کرا دیا۔ کہ فلاں صاحب نے احمدیت سے توبہ کر لی۔ فلاں شخص نے احمدیت کو چھوڑ دیا۔ فلاں آدمی نے احمدیت سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ مگر یہ خوشی بھی ان کو حاصل نہ ہوئی اور جس جس کے متعلق ان لوگوں نے اعلان کیا۔ اس اس نے ہی اس کی تردید کی۔ چنانچہ مشتے نمونہ از خروارے کے مصداق آج ہم ان تین احمدیوں کے متعلق اس حقیقت کو بے نقاب کرتے ہیں۔ کہ کس طرح ان پر دباؤ ڈالا گیا۔ کہ احمدیت چھوڑ دو۔ اور کس طرح جب دباؤ بے اثر ثابت ہوا۔ تو اپنے آپ ہی اخبارات میں اعلان کرا دیا۔ کہ فلاں فلاں نے احمدیت سے توبہ کر لی ہے۔ مثال کے طور پر ہم زمیندار۔ اہل حدیث اور تائید اسلام نامی جرائد میں جو اعلان اس قسم کے شائع ہوئے تھے۔ ان کے متعلق ان اشخاص کی زبانی بھی تمام کہانی سنواتے ہیں کہ جن کے متعلق بیان کیا گیا کہ انہوں نے احمدیت چھوڑ دی۔

منشی محمد حسن صاحب احمدی مختار پٹیالہ کے متعلق زمیندار میں اعلان کیا گیا تھا۔ کہ انہوں نے بیعت احمدیت فسخ کر دی ہے ملاحظہ ہو منشی صاحب کی تحریر جو اس کی تردید کرتی ہے:۔

"عمر بھر میں نیاز مند صرف ایک دفعہ میاں اختر حسن صاحب ستوری کو ملا۔ جس کو عرصہ قریباً دو سال کا ہو چکا ہے وہ بھی اس طرح پر کہ صاحب موصوف اپنی کسی اراضی زرعی کے تنازعہ کے متعلق میرے مکان پر قانونی مشورہ لینے کے لئے آئے تھے۔ اس وقت سوائے مشورہ قانونی کے اور کوئی بات چیت نہیں ہوئی۔ احمدیت سے توبہ کرنے کے متعلق جو انہوں نے اخبار زمیندار میں مضمون شائع کرایا ہے سراسر سخت غلطی اور سراسر کذب و بہتان ہے۔ میں خداوند تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر تحریر کرتا ہوں۔ کہ جملہ فرقہ ہائے اسلام میں جماعت احمدیہ ایک اعلیٰ پایہ کی جماعت ہے۔ جہاں تک میری عقل کام کرتی ہے۔ آج تک کسی موجودہ دوسرے فرقہ اسلام نے اسلامی مسائل کی جماعت احمدیہ کے برابر چھان بین نہیں کی۔ اسلام کو دشمنوں اور مخالفوں کے حملوں سے اگر کسی فرقہ نے بچایا ہے۔ تو یہی ایک احمدیہ جماعت ہے تو پھر ایسی حالت میں کس طرح اس جماعت کو چھوڑ سکتا ہوں۔ اس کے تو یہ معنے ہیں۔ کہ گویا میں اسلام ہی سے نکل گیا ہوں۔ کیونکہ دوسرے فرقہ جات کے علماء اور ان کی تعلیم سے میں سخت بیزار ہوں۔ اور ان کو دشمن اسلام خیال کرتا ہوں۔ کہ آج کل اسلام کی جو کچھ حالت ہے وہ سب ان علماء کی مہربانی کا نتیجہ ہے"

الراقم۔ نیاز مند محمد حسن احمدی مختار قانونی عدالت پٹیالہ گورنمنٹ

اہل حدیث میں مولوی نور حسین گرجاکھی نے اعلان کرایا تھا۔ کہ شیخ محمد حیات نے احمدیت سے توبہ کر لی ہے۔ مگر شیخ صاحب۔ اس حقیقت کے چہرہ سے یوں پردہ اٹھاتے ہیں۔

"شروع سال ۱۹۲۵ء میں میں نے اور قاضی کلیم اللہ صاحب نے سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ سے بیعت کی تھی۔ اور قاضی سید احمد نے بھی ایک ماہ بعد بذریعہ خط بیعت کی تھی۔ ہماری بیعت کے ایک ماہ بعد مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی مولوی فاضل قادیان سے شیخوپورہ آئے تھے۔ تو مباحثہ درمیان جماعت احمدیہ اور فرقہ اہل حدیث قرار پایا۔ دوران مباحثہ میں مجھکو اور قاضی کلیم اللہ و قاضی سید احمد کو شیخوپورہ کے لوگوں نے از حد تنگ کیا۔ حتےٰ کہ ہماری گردنیں ان کے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی تھیں اور ہمیں مجبور کرتے تھے۔ کہ تم توبہ کا اعلان عام اجلاس میں کر دو کہ ہم نے مرزائی عقیدہ سے توبہ کی ہے ہماری فتح ہو جائیگی اگر تم ایسا نہ کروگے۔ تو تمہارے مال و جان کو سخت نقصان دینگے۔ مگر ہم لوگوں نے ہرگز کوئی کلمہ زبان سے نہیں کہا تھا

مگر مخالفوں میں فضل کریم عطار اور اسماعیل موچی نے اونچی آواز سے لوگوں کو کہا - کہ یہ تینوں شخص کہتے ہیں - کہ ہم نے مرزائی عقیدہ سے توبہ کی ہے - مگر خدا کی قسم ہم نے زبان سے ایک حرف بھی نہ کہا تھا - جلسہ گاہ میں غیر احمدیوں نے شور ڈالدیا - اور تالیاں ہر چہار طرف سے بجانی شروع کر دیں - حالانکہ اول دن سے ہم احمدی عقیدہ پر دل و جان سے قائم ہیں - اخبار اہلحدیث میں مولوی نور حسین گھرجاکھی نے یہ خبر شائع کرا دی - تین اشخاص نے مرزائی عقیدہ سے توبہ کر لی ہے - جو سراسر جھوٹی اور بے بنیاد تھی بفضل خدا ہم سیدنا مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہوں - اور اپنے عقائد پر مستقل طور پر قائم ہو لیا ٭

(خاکسار شیخ محمد حیات احمدی کرنال بوٹ ہاؤس شیخوپورہ منڈی)

رسالہ تائید اسلام میں شائع ہوا تھا - کہ اللہ بخش صاحب درزی سلانوالی نے احمدیت سے توبہ کر لی ہے مگر صاحب موصوف لکھتے ہیں - کہ یہ بات غلط ہے - چنانچہ ان کی تحریر حسب ذیل ہے :-

"منشی مقبول شاہ محرر تھانہ سلانوالی نے مجھے دھوکہ دیکر ایک کاغذ پر دستخط کرا لئے تھے - بعد ازاں مجھے پتہ لگا کہ اس نے اس کاغذ پر یہ لکھ کر کہ گویا میں احمدیت سے پھر گیا ہوں پیر بخش لاہوری کے کسی رسالے میں شائع کرا دیا - جس کا مجھے سخت افسوس ہے - لہذا میں اخبار الفضل کے ذریعہ اعلان کرتا ہوں - کہ وہ محض دھوکہ دہی تھی - جو مقبول شاہ سے سرزد ہوئی - میں نے احمدیت سے انکار نہیں کیا"

(الراقم اللہ بخش درزی از سلانوالی)

ان تحریرات کو پیش کرنے کے بعد ہم ان لوگوں سے پوچھتے ہیں - کہ کیا یہ اسلامی طریق ہے - اور کیا یہ از روئے اسلام جائز ہے - کہ ایسی مزورانہ چالیں اختیار کی جائیں جو اسلام کو بھی بدنام کرنے والی ہوں - یہ مانا کہ آپ کو احمدیت سے نہیں نہیں صداقت سے ازلی صداقت سے دشمنی ہے - جو اس زمانہ میں خدا کی طرف سے آئی - مگر پھر بھی کیا یہ مناسب ہے - کہ آپ اسلام کو بھی بدنام کریں - احمدیت تو اب دنیا میں نفوذ کر چکی ہے - آپ کے نکالے نہیں نکل سکتی مگر فرزند اسلام کہلا کر آپ کے لئے یہ قابل شرم حرکت ہے کہ ان مزورانہ چالوں سے اسلام کو بدنام کریں - اور دوسروں کو اسلام پر اعتراض کرنے کا موقعہ دیں - جن کا پھر آپ کے پاس کوئی جواب نہیں ٭

پانسو علماء کے متفقہ فتوے کا حشر

یا للعجب یا تو وہ وقت تھا - کہ پولیس کی نوکری حرام - سرکار کی نمک خواری ذلت - فوج میں داخل ہونا گناہ - کونسلوں میں جانا ناجائز - اور یا یہ وقت ہے - کہ پولیس ہی کی نوکری اچھی - سرکار ہی کی نمک خواری عمدہ - فوج ہی میں نام لکھانا مباح - کونسلوں ہی میں جانا بہتر - بلکہ جائز بلکہ ضروری -

یا آں شورا شوری یا ایں بے نمکی

وہ وقت بھی ہمیں یاد ہے - جب جمعیۃ علماء ہند نے یہ فتوے شائع کیا - اور یہ وقت بھی اب ان آنکھوں نے دیکھ لیا کہ اس فتوے کا استرداد بھی اب انہیں کی طرف سے ہو رہا ہے اور بصد حال تباہ ہو رہا ہے لیکن مثل مشہور ہے -

رسی جل گئی پر بل نہ گیا

خود صادر کردہ فتوے کو مسترد کر رہے ہیں - مگر سیدھی طرح نہیں الٹی طرح ناک کو ہاتھ لگانے کے مطابق ہیر پھیر اور ایچ پیچ تو ملاحظہ ہوں - جو ابطال و استرداد کے لئے نہیں - نہیں حلال کو حرام اور حرام کو حلال بنانے کیلئے جوان ہیں گے دائیں ہاتھ کا کرتب ہے - ان کو کرنے پڑے - دیکھئے اخبار الجمعیۃ دہلی مورخہ ۲۹ ستمبر سنہ ۱۹۳۶ء :-

"جمعیۃ علماء ہند کا یہ اجلاس فتوے ترک موالات کے سلسلے میں یہ اعلان کرتا ہے کہ (جیسا کہ مطبوعہ متفقہ فتوی میں تصریح کر دی گئی تھی) لفظ موالات محاورہ عربی و اصطلاح شرع میں بمعنی محبت (دوستی) و مناصرت (باہمی امداد) مستعمل ہوتا ہے - اور اعدائے دین سے موالات دونوں معنی کے اعتبار سے حرام ہے -

کفار محاربین سے ترک موالات کرنے کا حکم قرآن و سنت کا ایک منصوص - محکم - دائمی - اجماعی - غیر متبدل اور عام حکم ہے - اور جو قوم یا افراد مسلمانوں کی جان مال - آبرو - دین اور شعائر اسلام پر حملے کریں یا اسکے لئے سازشیں کر کے ترغیب و دعوت دیں - اور اسلامی قومیت اور مسلمانوں کے مٹانے یا ضعیف بنانے اور کلمہ اسلام کو پست کرنے کے لئے کھڑے ہو جائیں - یا بلاد اسلامیہ پر قبضہ کر لیں یا قبضہ کی کوشش کریں - ایسے غیر مسلموں اور دشمنان دین سے رشتہ موالات قائم کرنا حرام ہے یہ حکم دائمی ہے - لیکن استطاعت کے مدارج اور ماحول کے تفاوت کے لحاظ سے اس کی تاکید و تخفیف میں تفاوت ہونا بھی شرعی حکم ہے - اسی طرح دو مصیبتوں میں مبتلا ہو جانے کے وقت اہون البلیتین (کم ضرر رساں مصیبت) کو اختیار کر لینے والا شرعاً معذور ہے - متفقہ فتوے کی تنفیذ و اشاعت کے وقت اول تو حکومت موجودہ کی مسلمان حکومتوں کے ساتھ بالفعل جنگی حالت قائم تھی اور مسلمانوں کو قتل کرنے ان کا مال لوٹنے گھروں سے نکالنے بلاد اسلامیہ پر قبضہ و تسلط جمانے کی کارروائیاں ہو رہی تھیں - دوسرے مسلمانان ہند بھی حکومت جابرہ کے جبر و تشدد سے خلاصی حاصل کرنے اور اپنے وطن کو (جو صدیوں تک دار الاسلام رہ چکا ہے) آزاد کرانے کے شرعی فریضہ پر عمل کرنے کے متحدہ جذبۂ وطنیت کی فضا پیدا ہو جانے کی وجہ سے ہمہ تن مستعد ہو گئے تھے - اور اس اجتماعی مستعدی نے صورت استطاعت پیدا کر دی تھی اس ماحول کی موافقت اور امکان استطاعت کی وجہ سے خاص خاص مدارج کے متعلق ترک موالات کا تاکیدی حکم متفقہ فتوی کی صورت میں شائع کیا گیا تھا - مگر بدقسمتی سے آج ہندوستان کی حالت متغیر ہو گئی - اور خود ہندوستان میں مسلمانوں کے مذہب اور جان و مال کو خطرات نے گھیر لیا اور ماحول کی ہیبت ناک حالت یہاں تک پہنچ گئی - کہ مسلمانوں کے بہت سے بیدار مغز موقعہ شناس اہل الرائے اس نتیجہ پر پہنچ رہے ہیں - کہ اگر وہ اب بھی اسلامی قومیت کی حفاظت کے لئے سعی نہ کریں - اور اسلام اور مسلمانوں کو مٹا دینے کی کوششوں کی مدافعت کے وسائل اختیار نہ کریں - تو اسلامی قومیت کے استیصال اور مسلمانوں کی تضعیف و توہین کی ذمہ داری خود ان پر عائد ہو گی -

جمعیۃ علماء ہند کامل غور و احتیاط کے ساتھ تمام جدید حالات کا معائنہ کر کے اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ اگر موجودہ تاریک فضا میں اہل الرائے اور مخلص مسلمان اپنے مذہب اور اپنی ہستی کو محفوظ رکھنے کے لئے کوئی ایسا عمل اختیار کر لیں - جو اس مقصد کے لئے ضروری ہو - اگرچہ صورۃً موہم موالات ہو - لیکن حقیقتاً و معناً و نیتاً موالات کا مقصود نہ ہو - اور اعدائے دین کی اعانت و امداد نہ ہوتی ہو - نیز مذہب و قوم و وطن کے مفاد کو نقصان پہنچنے کا احتمال نہ ہو - تو اس عمل میں وہ بقاعدۂ اختیار اہون البلیتین معذور ہوں گے - اور شرعاً قابل مواخذہ نہ ہوں گے -

یہ حکم معذوری بھی اسی وقت تک ہے - جب تک فضا کی تاریکی دور نہ ہو - یا کوئی اور زیادہ مہتم بالشان خاص حالت پیدا نہ ہو جائے" (الجمعیۃ ۲۹ ستمبر)

اس جد و جہد اور رجعت کو دیکھ کر بے محابا دل سے یہ صدا نکلتی ہے - ع

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

کاش یہ لوگ اصدار فتوے کے وقت ہی کافی غور کر لیتے -

اور تمام نشیب و فراز کو سوچ لیتے یا اس پاکیزہ نفس انسان کی آواز کو ہی سن لیتے۔ جس نے بروقت آواز اٹھا کر ان آنے والے نقصانات سے آگاہ کیا۔ اور بتا دیا تھا۔ کہ یہ ترک موالات نہایت غلط راہ ہے۔ جو تم اختیار کر رہے ہو +

نکاح ایامیٰ

یہ مرض ہندوستان ہی میں نہیں۔ بلکہ بدقسمتی سے تمام دنیا میں عالمگیر طور پر پھیل رہی تھی۔ کہ بیواؤں کا نکاح نہیں کرنا چاہیئے۔ گو اس میں مسلمان کہلانے والے بعض جہلاء بھی مبتلا نظر آتے تھے مگر اہل ہنود و بعض دیگر مذاہب کے پیرو کار تو از سر تا پا اس جہالت میں غرق تھے۔ کہ خواہ کچھ ہی ہو۔ بیوہ عورت کا نکاح نہیں کرنا چاہیئے۔ ہندوؤں کے نزدیک تو یہ ان کا مذہبی حکم تھا لیکن آج وہ بات نہیں رہی۔ اور تمام کے تمام مذاہب طوعاً اگر نہیں تو کرہاً اس قرآنی صداقت "وانکحوا الایامیٰ منکم" کے آگے سر جھکا رہے ہیں۔ چنانچہ آریہ صاحبان کی بدھوا بواہ کی کوششیں جو ان کی مسلمہ کتاب ستیارتھ پرکاش کے احکام کی صریح مخالف ہیں۔ اس قرآنی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر رہی ہیں۔ کہ نکاح ایامیٰ فی الواقع انسانی سوسائٹی کے لئے ایک نہایت ضروری شے ہے۔ اور اس کے بغیر انسان کا خواہ وہ کسی ہی رنگ و نسل کا کیوں نہ ہو۔ بعض حالات میں گذارا نہیں۔ ان ضروریات کو محسوس کر کے قرآن شریف نے انسانی فطرت کا صحیح اندازہ لگاتے ہوئے بہت پہلے وانکحوا الایامیٰ منکم کے الفاظ میں علاج بتا دیا آج ہم اخبارات میں پڑھتے ہیں کہ ہریش پارک کلکتہ میں ۱۹ ستمبر کو نیپال میں بیوہ عورتوں کو جبراً نکاح سے روکنے کے متعلق ایک جلسہ عام منعقد کیا گیا۔ جس کا مدعا صرف یہ ہے کہ نیپال میں جو عورتوں کو جبکہ وہ بیوہ ہونے کے بعد اپنے فطری تقاضا کے سبب نکاح ثانی کرنا چاہتی ہیں۔ روکا جاتا ہے۔ نہ روکا جائے یہ اور اس قسم کی تمام کوششیں بتا رہی ہیں۔ کہ مذہب اسلام ہی ایک وہ مذہب ہے۔ جو ہر حال میں انسان کے لئے مفید اور قابل قبول ہے۔

آریوں کی عربی دانی

بھولے مسلمانوں کو مرعوب کرنے کے لئے کیا آریہ اپدیشک اور کیا آریہ ودوان یہ تعلی کیا کرتے ہیں کہ ہم عربی جانتے ہیں لیکن اس تعلی کے امتحان کا جب وقت آجائے۔ تو بجز اس کے کہ بغلیں جھانکتے رہ جائیں۔ اور کچھ نہیں کر سکتے۔ عربی دانی کی تعلی اور امتحان کی سخت گھڑی کا ایسا ہی ایک نظارہ بٹالہ میں پیش ہوا۔ جبکہ انجمن شباب المسلمین کے جلسہ میں عین مناظرہ کے وقت آریہ اپدیشک ستیہ دیو جی کو جو آریوں میں بڑے جید عربی دان مشہور ہیں۔ باوجود اس شرط کے طے کر لینے کے کہ مسلمان مناظر سنسکرت میں اور آریہ مناظر عربی میں تقریر کریگا عربی میں تقریر کرنے کے جائز مطالبہ کے جواب میں یہ کہنا پڑا "میں عربی ... نہیں جانتا"۔ یہی حال دوسرے اپدیشکوں کا ہے

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

خواجہ حسن نظامی اور مقبرہ حضرت عیسیٰ

خواجہ حسن نظامی صاحب سری نگر کشمیر گئے۔ تو ضرور تھا۔ کہ وہ محلہ خان یار میں جاتے ہوئے احمدیوں کے متعلق بھی کچھ رائے زنی کر دیں۔ چنانچہ آپ اپنی اس خود ساختہ نئی دریافت کا اعلان فرماتے ہیں۔ کہ خان یار کے محلہ میں جہاں حضرت عیسیٰ کی قبر بتائی جاتی ہے۔ وہاں تو آج سے انیس سو سال بیشتر پانی ہی پانی تھا۔ کیا جناب ممدوح اپنی اس تازہ دریافت کا ماخذ بتا سکتے ہیں۔ کیونکہ ہم تو یہی سنتے آئے ہیں۔ کہ کشمیر میں بدھ مذہب رائج تھا۔ اور یہاں مدت سے آبادی ہے۔ اگر یہ کوئی خاص صوفیانہ مکاشفہ نہیں۔ تو خواجہ صاحب کو اسبات کا ثبوت دینا چاہیئے۔ کہ یہاں پانی ہی پانی تھا۔ کوئی آبادی نہ تھی۔ دوسرا اعتراض پرانا ہے۔ کہ اگر حضرت عیسیٰ یہاں آتے تو کوئی نہ کوئی عیسائی فرقہ یہاں ضرور ہوتا۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ تو صرف نبوت محمدیہ کے مبشر تھے۔ پس ان کی صحیح تعلیم کے اثر کا تقاضا تو یہی تھا۔ کہ سب مسلمان ہو جاتے۔ دوم سپین میں کسی وقت مسلمان ہی مسلمان تھے۔ لیکن پولٹیکل انقلاب سے اب جو حالت ہے۔ ظاہر ہے۔ خواجہ صاحب نے اپنی کم علمی کا ثبوت دیا ہے یہ لکھ کر کہ کسی کشمیری تاریخ میں اس کا ذکر نہیں۔ ان کو احمدیہ لٹریچر پڑھنا چاہیئے۔ آپ یہ تو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ کاشتکاروں اور قلیوں میں بعض لوگوں کے حلیے یہودی قوم سے ملتے ہیں۔ بلکہ جب تک مقبرہ عیسےٰ کا ذکر نہ تھا۔ یہ بھی لکھ دیا ہے۔ کہ کشمیری مسلمانوں کے خصائل کا بہت اچھی طرح مطالعہ کیا۔ اور پورا یقین ہو گیا۔ کہ اس ملک میں ضرور بنی اسرائیل آئے تھے" مگر اعتراض یہ ہے۔ کہ یہودی تو حضرت عیسیٰ کے دشمن تھے۔ اس لئے مقبرہ نہیں ہو سکتا۔ ماشاء اللہ کیا زبردست دلیل ہے۔ احمدی عداوت میں قرآن مجید کی تکذیب فرما رہے ہیں۔ کیونکہ اس میں تو صاف لکھا ہے۔ کہ بنی اسرائیل میں سے آپ پر ایمان بھی لائے۔ پس یہ غلط ہے کہ کل بنی اسرائیل آپ کے دشمن تھے۔ ایک اور دلیل بھی خواجہ صاحب کی سن لیجئے۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ یہ مقبرہ عیسیٰ کا نہیں کیوں؟ بہت چھوٹی سی جگہ ہے۔ لکڑی کی چھت کا ایک مکان ہے۔ کتبہ وغیرہ کوئی نہیں۔ افسوس ہے۔ خواجہ صاحب کے دماغ کو قبر پرستی نے اس درجہ ماؤف کر دیا ہے۔ کہ وہ ہر قبر کو شاندار دیکھنا چاہتے ہیں۔ تاکہ قبر دیکھتے ہی سجدہ میں گر جائیں۔

سلطان ابن سعود اور افتتاح احمدیہ مسجد لنڈن

ہم نے آج تک احمدیہ مسجد لنڈن کے معاملہ میں سلطان ابن سعود کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔ لیکن زمیندار خواہ مخواہ چھیڑ خانیاں کر رہا ہے۔ اور ہم سے کچھ کہلوانا چاہتا ہے۔ زمیندار سے مخفی نہ رہے کہ اس کو قطعاً وہ علم نہیں۔ جو ہمیں اس بارہ خاص میں حاصل ہے۔ اگر ہم اسے ظاہر کر دیں۔ تو زمیندار اپنی ذمہ واریوں میں بہت سا اضافہ پائے گا۔ مگر ہم سلطان ابن سعود کی پوزیشن کو از خود مجروح نہیں کرنا چاہتے یہ سچ نہیں۔ کہ امیر فیصل لنڈن روانہ ہو چکے تھے۔ اور رستہ میں ان سے رسم افتتاح کا صدر بننے کی نسبت درخواست کی گئی۔ بلکہ بات کچھ اور ہے۔ سردست زمیندار کو یہ تو معلوم ہو گیا کہ شاہزادہ فیصل کی عدم شمولیت سے رسم افتتاح کی رونق میں کچھ کمی نہیں آئی۔ بلکہ امید سے بڑھ چڑھ کر ہمیں کامیابی حاصل ہوئی۔ اور یہ بہت ہی اچھا ہوا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ہم فقیروں کو کسی سلطان کا منت کش نہ کیا۔ ورنہ آپ جیسے چھٹے بیٹے دیکھا رکھتے۔ کہ شاہزادہ نجد کی وجہ سے یہ تقریب اس قدر شاندار رہی۔ دوم آپ کو ہمارے عقائد معلوم ہیں۔ اس لئے آپ یہ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ ہم شاہزادہ فیصل سے اس مسجد کا افتتاح کرا کے کچھ برکت حاصل نہیں کرنا چاہتے تھے۔ کہ جس سے ہم محروم رہ گئے۔ بلکہ من وجہ یہ شاہزادہ فیصل ہی کی عزت افزائی تھی۔ باقی رہا یہ کہ سلطان ابن سعود نے انکار کر کے ایک بار اور ثابت کر دیا۔ کہ انگریزوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ سو یہ امر واقعات آئندہ بتا دینگے۔ اور موجودہ صورت حالات بتا رہی ہے کہ تعلق ہے یا نہیں۔ اگر تو آپ یہ کہتے کہ محض مسجد کے افتتاح کے لئے آئے تھے۔ تب تو کچھ پردہ ڈھکا رہتا۔ لیکن آپ نے جس صورت میں یہ معاملہ پبلش کیا ہے۔ اس سے ضرور لنڈن میں شاہزادہ نجد کے آنے کی نسبت چہ میگوئیاں ہونگی۔ اور آپ کو اپنے ممدوح کی پوزیشن صاف کرنا دشوار ہو جائے گی۔ ہمارا تو کچھ نہیں بگڑے گا۔ بہتر ہے۔ کہ زمیندار اس معاملہ کو ایسے ہی رہنے دے۔ ورنہ ہمیں بھی قلم اٹھانا پڑے گا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ حقیقت بے نقاب ہو جائیگی +

کشف سرخی کے چھینٹے

چودھویں صدی کے علماء سو ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ نبوت و مسیحیت کو نعوذ باللہ باطل ثابت کر دیں۔ اور اس بات کے لئے وہ ایسے بودے اور نکمے استدلال پیش کرتے ہیں کہ یا تو وہ بدیہیاً باطل ہوتے ہیں۔ اور یا ان کے اپنے ہی مسلمات کے خلاف۔ مگر ان کو اس سے کوئی مطلب نہیں ہوتا کہ ان کے اپنے مسلمات کے خلاف ہوں تو بلا سے۔ ان کو تو مان لیں گے۔ مگر حضرت مسیح موعودؑ کی کسی بات کو بھی ماننے کے لئے تیار نہ ہونگے۔ اس کا ثبوت منشی پیر بخش صاحب ایڈیٹر رسالہ "تائید اسلام" لاہور کے رسالہ کا وہ نمبر ہے۔ جس میں انہوں نے مرزائیوں کا مجسم خدا کے عنوان سے حضرت مسیح موعودؑ کے سرخی کے چھینٹوں والے کشف پر بے جا تمسخر اور استہزا کیا ہے۔

اس کے جواب میں میں کوئی لمبی چوڑی بات یا کوئی دور از کار تاویل پیش کرنا نہیں چاہتا۔ صرف دو حوالے پیش کرتا ہوں۔ جو اس کشف کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہیں۔

(۱) تذکرہ اولیاء مصنفہ شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ میں حضرت حسن بصریؒ کا ایک واقعہ یوں لکھا ہے:-

"شمعون (حضرت حسن کا ایک آتش پرست پڑوسی۔ خادم) نے جب یہ حال دیکھا۔ تو بے قرار ہو گیا۔ اور خدا کی محبت کا نور اس کی پیشانی پر چمکنے لگا۔ حضرت حسنؓ سے کہا اب تک پورے ستر برس ہو گئے۔ کہ میں نے آگ کی پوجا کی۔ اب چند سانس باقی ہیں۔ تو اس میں کیا تدبیر کر سکتا ہوں۔ حضرت حسنؓ نے فرمایا۔ کہ تیری تدبیر آسان ہے کہ مسلمان ہو جا۔ شمعون نے کہا۔ کہ اگر تو ایک اقرار نامہ لکھ دیوے۔ کہ حق تعالیٰ مجھ کو عذاب نہ کرے گا۔ تو میں ایمان لے آؤں۔ حضرت حسن نے ایک اقرار نامہ لکھا۔ شمعون نے کہا۔ کہ آپ حکم دیجئے۔ کہ بصرہ کے عادل لوگ اس پر گواہی لکھیں۔ چنانچہ سب نے گواہی لکھ دی۔ تب حضرت حسنؒ نے وہ خط شمعون کو دیا۔ شمعون بے قرار ہو کر رو دیا اور مسلمان ہو گیا۔ اور حضرت حسن کو وصیت کی۔ کہ جب میں مر جاؤں۔ تو غسل دینے کے بعد آپ مجھے قبر میں اتارنا۔ اور یہ خط میرے ہاتھ میں رکھنا۔ کہ میرے مسلمان ہونے کا ثبوت کل قیامت کو یہ خط ہو گا۔ پھر کلمہ شہادت پڑھا اور مر گیا۔ حضرت حسنؒ نے اس کی وصیت کے موافق کیا۔ اور اس کو دفن کیا اور بہت لوگوں نے اس کے جنازے کی نماز پڑھی۔ حضرت حسن کو اس رات فکر کے سبب نیند نہ آئی۔ تمام رات نماز پڑھتے رہے۔ اور اپنے دل میں کہتے تھے۔ یہ میں نے کیا کیا میں تو خود گناہوں میں ڈوبا ہوا ہوں۔ اور ڈوبا ہوا دوسرے کا ہاتھ کیونکر پکڑ سکتا ہے۔ مجھ کو اپنی جائداد پر کچھ قدرت نہیں ہے بھلا خدا کی ملک پر میں نے کس طرح مہر کر دی؟ اسی خیال میں سو گئے۔ شمعون کو دیکھا۔ کہ شمع کی طرح تاج سر پر اور نفیس لباس بدن میں پہنے بہشت کے باغوں میں ٹہل رہا ہے۔ حضرت حسنؒ نے کہا۔ کہ اے شمعون کیا حال ہے۔ اس نے کہا کہ آپ کیا پوچھتے ہیں۔ اس طرح سے کہ آپ دیکھتے ہیں۔ حق تعالیٰ نے مجھ کو اپنے فضل سے اپنے محل میں اتارا۔ اور اپنے کرم سے اپنا دیدار دکھایا۔ اور جو جو مہربانیاں اور انعام مجھ پر فرمائے ہیں۔ مجھ میں تو قدرت نہیں۔ کہ ان کو بیان کر سکوں۔ اب آپ کے ذمے کچھ بوجھ نہ رہا۔ اور آپ سبکدوش ہو گئے۔ لیجئے یہ اپنا اقرار نامہ۔ کیونکہ اب اس کی ضرورت نہیں ہے جب حضرت حسنؒ خواب سے بیدار ہوئے۔ تو اس خط کو اپنے ہاتھ میں دیکھا"

(دیکھو انوار الاذکیا۔ ترجمہ اردو تذکرۃ اولیاء صفحہ بیان حضرت حسن بصریؒ)

(۲) قال ابن الجلاء دخلتُ المدینۃ وبی فاقۃ فتقدمتُ الی القبر وسلمت علیہ وعلی صاحبیہ ثم قلت یا رسول اللّٰہ بی فاقۃ وانا ضیفک۔ فتنحیت فنمت فرأیت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم جاءنی۔ فدفع الیّ رغیفاً فاکلت بعضہ وانتبھت وفی یدی بعض الرغیف"

(دیکھو قشیریہ مصری لابن ہوازن صفحہ ۱۷۵)

اور اس واقعہ کو تذکرۃ الاولیاء میں یوں درج کیا گیا ہے:-

"آپ (عبداللہ بن جلاء۔ خادم) نے فرمایا۔ کہ میں مدینہ منورہ میں رنج و تکلیف اٹھاتا فاقے کرتا پہنچا۔ جبکہ میں رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک کے قریب پہنچا۔ میں نے کہا۔ کہ آپ کے یہاں مہمان آیا ہوں۔ مجھے نیند آ گئی۔ میں حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ کہ آپ نے ایک قرص نان مجھ کو عطا فرمائی۔ میں نے آدھی کھائی تھی۔ کہ آنکھ کھل گئی۔ آدھی میرے ہاتھ میں تھی"

(دیکھو انوار الاذکیا مترجمہ اردو تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۲۹۵ بیان حضرت ابو عبداللہ جلاء رحمۃ اللہ علیہ)

اب دیکھئے! دونوں واقعات خواب کے ہیں۔ خواب میں ہی حضرت حسن کو کاغذ اور حضرت ابو عبداللہ بن جلاء کو روٹی ملتی ہے۔ مگر جب جاگتے ہیں۔ تو عالم بیداری میں وہ کاغذ اور روٹی فی الحقیقت ان کے پاس ہوتے ہیں۔ اسی طرح سرخی کے چھینٹوں والا خواب کا واقعہ ہے۔ مگر سرخی کے چھینٹے عالم حقیقی میں تمثل اختیار کر گئے۔ جس طرح کاغذ اور روٹی۔ فافہم وتدبر وتشکر۔

(راقم عبدالرحمن خادم از گجرات)

مستورات کی تعلیم

مستورات کی تعلیم کے لئے علم کا حاصل کرنا نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے۔ "طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم ومسلمۃ"۔ یعنی علم کا حاصل کرنا ہر ایک مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر فرض ہے۔ پھر لکھا ہے۔ "اطلبوا العلم ولو کان فی الصین" یعنی تم علم کو حاصل کرو۔ خواہ چین میں ہی کیوں نہ ہو۔ خدا تعالیٰ نے بھی قرآن شریف میں اہل علم حضرات کی تعریف بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ انما یخشی اللّٰہ من عبادہ العلمٰؤا (فاطر ع ۴) یعنی اہل علم ہی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔ پھر ہمیں علم کے زیادہ ہونے کے لئے بھی دعا سکھلائی۔ چنانچہ فرمایا۔ ربّ زدنی علماً یعنی یہ دعا کرو۔ کہ اے اللہ میرا علم بڑھا۔ حضرت علیؓ نے علم کی فضیلت میں ایک قصیدہ لکھا ہے۔ اس میں آپ فرماتے ہیں:-

العلم للمرءِ مخوانٌ علی الذمنِ
یقیہ من کارثات الدھر والمھنِ

یعنی علم انسان کا زمانے کے برخلاف مددگار ہوتا ہے۔ اور اس کو زمانے کی تکالیف سے بچاتا ہے۔ پس ہماری احمدی مستورات کو علم حاصل کرنا چاہیئے۔ جو بہنیں خود پڑھی ہوئی ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اپنے ان پڑھ بھائی بہنوں کو پڑھائیں۔ کیونکہ دوسروں کو علم سکھانا بھی ایک کار ثواب ہے۔ جس کا اجر خدا تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا ہے۔ میری مراد حصول علم اور تعلم علم سے صرف انگریزی حساب جغرافیہ ہی نہیں۔ بلکہ اس کے ساتھ ان سب سے مقدم عربی زبان کا علم ہے۔ کہ جس میں خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کو نازل فرمایا پس ہماری بہنوں کو اس طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ علم حاصل کرنے کے بعد ہم غیر احمدی مستورات میں اچھی طرح تبلیغ کر سکتی ہیں۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ کامیاب ہو گی۔ قادیان دارالامان ہونے کے علاوہ دارالعلم بھی ہے۔ وہاں حضرت

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے تعلیم نسواں کے مسئلہ کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے مستورات کا ایک علیحدہ مدرسہ بھی قائم کیا ہوا ہے۔ آپ کو احمدی مستورات کی تعلیم کا اس قدر خیال ہے۔ کہ آپ نے اس کی اہمیت کو متعدد بار اپنے خطبات جمعہ اور دیگر تقاریر میں بیان فرمایا ہے۔ اسی لئے آپ دینی مشاغل میں مصروف ہونے اور علالت طبع کے باوجود خود بھی تعلیم دیتے ہیں۔ آپ نے پہلے یہ کام اپنی زوجہ محترمہ امۃ الحی صاحبہ مرحومہ کے سپرد فرمایا۔ جنھیں خود بھی اس کا بڑا خیال تھا۔ چنانچہ آپ نہایت تن دہی سے اس کار خیر کو سرانجام دیتی رہیں۔ اور تادم آخر اسی میں مصروف رہتے ہوئے فوت ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔ اور ان کے درجات میں ترقی عطا کرے۔ گو وہ گذر گئیں۔ اور ہمیں ان کے گذرنے کا از حد ملال ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے ان کا صحیح قائمقام عطا فرمایا۔ جو زیور علم سے آراستہ ہونے کے ماسوا عربی دان بھی ہیں۔ پس میری بہنوں کو چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ کی اس نعمت کی قدر کرتے ہوئے ان سے فائدہ اٹھائیں۔ اور علم حاصل کریں۔ مجھے بہت افسوس ہے۔ کہ قادیان میں باہر کی طالب علم مستورات کی رہائش کا کوئی خاص انتظام نہیں۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ یہاں مستورات کے لئے بورڈنگ ہوس وغیرہ کی طرز کا کوئی انتظام نہیں۔ کیا ہم مستورات لجنہ اماء اللہ کی نگرانی کے ماتحت یہ نہیں کر سکتیں۔ کہ اس قدر سرمایہ جمع کر لیں کہ قادیان میں عورتوں کا بورڈنگ ہوس بن جائے۔ جس کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ کثرت سے احمدی عورتیں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی تعلیم سے مستفیض ہو کر خدمت دین کے قابل بن سکینگی ٭

الراقمہ۔ دختر ملک برکت علی صاحب۔ سکرٹری انجمن احمدیہ گوجرات۔

تحریک چندہ جلسہ سالانہ

احمدیہ گزٹ کے غیر معمولی پرچہ کے ذریعہ تحریک برائے چندہ جلسہ سالانہ کی جا چکی ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنا اپنا چندہ اور وعدہ اپنی جماعت کے سکرٹری کے ذریعہ یکجائی طور پر مقامی نظام کے ماتحت مرکز میں بھجوائیں۔ مقامی عہدیداران کو چاہیئے کہ اس تحریک کے متعلق فوری کارروائی شروع فرما کر تمام احباب سے وعدہ لیکر فہرست ۳۰ اکتوبر تک مکمل کر کے دفتر بیت المال میں بھجوا دیں۔ اور رقم کی وصولی ابھی ابھی سے شروع کر دیں۔ تا کہ شروع دسمبر تک ۲۰ ہزار روپے برائے اخراجات جلسہ بیت المال میں پہنچ جائیں۔ اور کارکنان جلسہ کو روپیہ کی قلت سے خرید اشیاء و دیگر انتظام جلسہ میں کوئی دقت نہ اٹھانی پڑے۔ قائمقام ناظر بیت المال ٭

متلاشیان روزگار کے لئے نادر موقعہ

سٹاف سلیکشن بورڈ کا اعلان

انگریزی تعلیم یافتہ اشخاص کے افادہ کے لئے حکومت ہند کے دفاتر میں ملازمت حاصل کرنے کے متعلق اس اعلان کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ جو سٹاف سلیکشن بورڈ نے تجویز کیا ہے۔ تمام امیدواروں کے لئے اس مقابلہ میں کامیاب ہونا لازمی ہے اور اس کے بغیر حصول ملازمت غیر ممکن ہے۔ سابقہ امتحانات کے پرچے سنٹرل سلیکشن برانچ گورنمنٹ پرنٹنگ پریس کلکتہ سے قیمتاً مل سکتے ہیں۔ اعلان حسب ذیل ہے :-

مذکورہ بورڈ شملہ اور دہلی بدیں غرض ایک امتحان منعقد کریگا کہ (گورنمنٹ آف انڈیا) حکومت مرکزیہ کے دفاتر (سکرٹری ایٹ اور ملحقہ) اعلیٰ و ادنیٰ کے لئے قابل امیدواروں کی ایک فہرست تیار کرے۔ امتحان ۲۹ نومبر کو شروع ہو گا ٭

(ا) درجہ اول کے لئے بارہ امیدوار۔ دفاتر اعلیٰ میں اس درجہ کی تنخواہ ما ۱۷۵ روپیہ ماہوار سے ما ۵۰۰ ماہوار تک ہوتی ہے (اور دفاتر ادنیٰ میں ما ۱۲۰ روپیہ ماہوار سے تین سو پچاس ماہوار تک)

(ب) درجہ دوم کے لئے ۳۵ امیدوار۔ دفاتر اعلیٰ میں تنخواہ اسی سے تین سو روپیہ ماہوار تک ہوتی ہے (دفاتر ادنیٰ میں ما ۷۵ روپیہ ماہوار سے ما ۲۵۰ روپیہ ماہوار تک)

(ج) درجہ سوم کے لئے ۷۵ امیدوار ٹائپسٹ اور کلرک۔ اس درجہ کی تنخواہ ۷۵ روپیہ سے ما ۱۶۰ روپیہ ماہوار تک ہوتی ہے ٭

۲ - ایسے امیدواروں کے لئے جو کسی محکمہ کے مستقل ملازم نہ ہوں۔ کم سے کم ذیل کی تعلیمی قابلیت کا ہونا ضروری ہے۔

(ا) درجہ اول اور دوم کے لئے کسی یونیورسٹی کی ایف اے یا سینیر کیمبرج کی سند۔

(ب) درجہ سوم کے لئے یعنی ٹائپسٹ اور کلرک۔ میٹریکولیشن جونیر کیمبرج یا ان کے کسی مساوی امتحان کی سند۔

۳ - ضروری ہے کہ امیدواروں کی عمر یکم دسمبر ۱۹۲۶ء کو چوبیس برس سے زیادہ نہ ہو۔ اور عام حالات میں کسی ایسے کامیاب امیدوار کو سرکاری ملازمت پر تعینات نہیں کیا جائیگا۔ جس کی عمر اسامی خالی ہونے کے وقت پچیس برس سے زیادہ ہو گئی ہو۔

۴ - ایسے امیدواروں کو جو سرکاری ملازمت میں مستقل ہوں امتحان میں بیٹھنے کی ممانعت نہیں۔ بشرطیکہ وہ افسر مجاز کی طرح سے امتحان کے قابل ہوں اور ان کی عمر یکم دسمبر ۱۹۲۶ء کو تیس برس سے زیادہ نہ ہو۔ مگر چونکہ اسامیاں بالعموم عارضی ہوتی ہیں لہذا ایسے امیدواروں کو متنبہ کیا جاتا ہے۔ کہ گو وہ امتحان میں کامیاب بھی ہو جائیں۔ تاہم ممکن ہے کہ انہیں اسامی حاصل کرنے کے لئے خاصہ عرصہ انتظار کرنا پڑے۔ مزید براں ان کے نام بورڈ کی فہرست سے اس وقت خارج کر دئے جائینگے۔ جب ان کی عمر تیس برس ہو جائے۔

۵ - لازم ہے۔ کہ ہر ایک امیدوار دس روپے بطور فیس داخلہ کسی خزانے میں جمع کرائے۔ اور رسید حاصل کرے۔ خزانے کی وہ رسید راقم الحروف کو موصول ہونے پر مجوزہ درخواست کا نسخہ بھیجا جائے گا۔ بغیر اس کے نہیں۔ نقد روپے کسی حالت میں وصول نہیں کئے جائینگے۔ درخواستوں کے لئے کسی التماس پر غور نہ کیا جائے گا۔ جو یکم نومبر ۱۹۲۶ء (دوشنبہ) کے بعد موصول ہو گی۔ درخواست پر امیدواروں کے لئے تمام ضروری ہدایات درج ہیں۔ فیس کا کوئی حصہ واپس نہیں دیا جا سکتا ٭

(۶) منظور شدہ امیدواروں کا تحریری امتحان لیا جائیگا۔ کہ ان کی فہم فراست کی عام واقفیت اور انگریزی زبان دانی کی قابلیت جانچی جائے۔ ان اغراض کے لئے ان کو ایک انگریزی جواب مضمون انگریزی زبان میں ایک چٹھی اور تار کا مسودہ لکھنا ہو گا۔ کسی مضمون کا اختصار کرنا ہو گا۔ انڈکس کا نقشہ بنانا ہو گا اور عام واقفیت کے متعلق چند سوالات کا جواب لکھنا ہو گا۔

تیسرے درجے کے امیدواروں کو بیس منٹ تک پینتیس لفظ فی منٹ کی رفتار سے ٹائپ کرنا لازمی ہے ٭

(۷) ایسے امیدواروں کو جو تحریری اور اصطلاحی امتحان میں کامیاب ہو جائینگے۔ قطعی انتخاب سے پہلے بورڈ کے ساتھ ایک ملاقات کرنی ہو گی۔

(۸) امیدوار دہلی اور شملہ تک کے آمد و رفت کے کرائے اور اپنے تمام مصارف کے خود متکفل ہونگے۔

(۹) کسی کامیاب امیدوار کو یہ ضمانت نہیں دی جا سکتی کہ وہ ضرور ملازمت حاصل کر سکیگا۔ اسامیاں بالعموم ابتداً عارضی ہوتی ہیں۔ مستقل اسامیوں کیلئے بطور امیدوار کچھ عرصہ کام کرنا پڑتا ہے۔ جس کی توسیع ممکن ہے۔ سال بھر تک ہو جائے۔

شملہ ۲۵ ستمبر ۱۹۲۶ء

ای۔ ایچ۔ برنیڈن۔ سکرٹری سٹاف سلیکشن بورڈ۔

کوٹری میں نئی جماعت

کوٹری ضلع کراچی میں حال ہی میں نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ وہاں سے شیخ فیض محمد صاحب لکھتے ہیں :- اگر کوئی نیا ٹریکٹ وغیرہ مرکزی انجمن کی طرف سے شائع ہوں۔ تو مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجے جایا کریں۔

شیخ فیض محمد احمدی گارڈ۔ جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ کوٹری ضلع کراچی۔

قانونِ وراثت (ہند) میں ایک اہم ترمیم

(از محکمۂ اطلاعات پنجاب)

عوام کو بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ ہندوستان کے قانونِ وراثت کے ترمیمی ایکٹ نمبر ۳۷ مصدرہ ۱۹۲۵ء کے ذریعہ جو یکم جنوری ۱۹۲۶ء سے نافذ کیا جائیگا۔ قانون وصایا میں ایک اہم تبدیلی کر دی گئی ہے۔ اس ایکٹ کو انڈین لیجسلیچر (مرکزی مجالس وضع آئین و قوانین) نے گذشتہ ماہ اگست میں پاس کیا تھا۔ اور اسمیں یہ امر لازمی قرار دیا گیا ہے۔ کہ تمام وصیتیں جو ہندوؤں جینیوں سکھوں یا بدھ مذہب کے لوگوں کی طرف سے ہوں حسب تشریحات ذیل ضبط تحریر میں لائی جائیں۔ انپر دستخط کئے جائیں۔ اور ان کی تصدیق کی جائے۔ ہر ایک موصی (وصیت کرنے والا) کے لئے جو ایسا سپاہی نہ ہو جو کسی مہم میں ملازم ہو یا در اصل لڑائی میں مصروف ہو یا ایسا شخص نہ ہو جو سمندر پر بحری ملازم ہو۔ لازمی ہوگا کہ وہ اپنی وصیت مندرجہ ذیل قواعد کے مطابق کرے۔

(الف):۔ موصی وصیت پر اپنے دستخط کریگا۔ یا اپنا نشان ثبت کریگا یا اس وصیت پر کوئی اور شخص اس کی موجودگی میں اور اس کی زیر ہدایت دستخط کریگا۔

(ب):۔ موصی کے دستخط یا نشان یا اس شخص کے دستخط جو موصی کی بجائے دستخط کرے۔ ایسے طریق پر ثبت کئے جائیں کہ ان سے یہ ظاہر ہو کہ اس تحریر پر بطور وصیت عمل درآمد کرانے کے ارادہ سے ایسا کیا گیا ہے۔

(ج):۔ وصیت کی تصدیق ایسے دو یا دو سے زیادہ گواہوں کو کرنا ہوگی جنہیں سے ہر ایک نے موصی کو وصیت پر دستخط کرتے یا نشان ثبت کرتے دیکھا ہو یا کسی دوسرے شخص کو موصی کی موجودگی اور اسکی زیر ہدایت وصیت پر دستخط کرتے دیکھا ہو۔ یا موصی نے انکے روبرو اقرار کیا ہو کہ یہ دستخط یا نشان میرے ہیں یا اس دوسرے شخص کے جس نے اس کی بجائے دستخط کئے ہوں۔ گواہوں میں سے ہر ایک موصی کی موجودگی میں وصیت پر دستخط کریگا۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہوگا کہ ایک ہی وقت میں ایک سے زیادہ گواہ موجود ہوں۔ تصدیق کے لئے بھی یہ ضروری نہیں ہوگا۔ کہ کسی خاص صورت میں کی جائے۔

لیڈی ریڈنگ ہیلتھ سکول دہلی

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

لیڈی ریڈنگ ہیلتھ سکول دہلی کا آئندہ سیشن ۸ اکتوبر کو شروع ہوگا۔ سکول کی نئی عمارت مکمل ہو رہی ہے۔ اور نئے طلبا وہاں منتقل ہونگے۔ یہ عمارت ہیلتھ وزیٹروں کی تربیت کیلئے خاص طور پر بنائی گئی ہے۔ اور ضروری ساز و سامان سے مہیا کی گئی ہے اور ہیلتھ وزیٹروں کی تربیت کے متعلق نہایت ہی موزوں ہے۔ تعلیم کا نصاب ۲½ سال کے قریب ہے۔ اور اپنی نوعیت میں بالکل مکمل ہے۔ عملی کام کیلئے بہت وسیع پیمانہ پر سہولتیں دیجاتی ہیں۔ تعلیم دینے کا کام بڑے قابل لیکچراروں کے سپرد کیا گیا ہے۔ ہندوستان میں ہیلتھ وزیٹروں کی مانگ روز افزوں ہے۔ اور ہر سال اتنے وزیٹروں کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کہ انسٹی ٹیوشن مذکورہ کے مہتمم ارکان انہیں مہیا نہیں کر سکتے۔ نئے سکول میں پہلے کی نسبت بہت زیادہ طلبا کی اقامت کا انتظام ہے۔ اور امید ہے کہ موجودہ حالات میں ہیلتھ وزیٹروں کی بہم رسانی مطالبہ کے مساوی ہو جائیگی۔ ابھی تک طلبا کیلئے چند اسامیاں خالی ہیں۔ اور موزوں امیدواروں کے لئے وظائف کی محدود سی تعداد بھی باقی ہے۔ درخواستیں بھیجنے والوں کے پاس مڈوائفری (دایہ گری) کا سارٹیفکیٹ ہونا چاہیئے۔

ہیلتھ سکول اس بات کیلئے بھی تیار ہے کہ اگر سب اسسٹنٹ سرجن معمولی ہیلتھ کورس کیلئے درخواستیں بھیجیں۔ تو ان پر غور کیا جائے۔ یا اگر سرکاری امیدوار درخواستیں بھیجیں تو انہیں تپ دق کے کام کے متعلق خاص کورس کی تعلیم دی جائے۔ مؤخر الذکر کام سے یہ مقصد ہے کہ ان لوگوں کو جو تپ دق ایسی موذی مرض کے انسداد کے متعلق کام کرنا چاہیں۔ ان کو اس بارہ میں مسلسل تعلیم دیجائے۔ چونکہ صوبجاتی حکومتیں تپ دق کی تباہی کا موثر علاج کرنے کیلئے تدابیر مرتب کر رہی ہیں۔ اس لئے ممکن ہے کہ مستقبل میں ایسے کام کی گنجائش نکل آئے اور تربیت یافتہ کام کرنے والوں کی ضرورت پڑ جائے۔

ہیلتھ سکول کے متعلق جملہ امور صاحب سیکرٹری نمبر الڈو کنبیل روڈ۔ دہلی کو لکھا جائے ۔

النظیس قرآن مجید معرّا

بطرز یسرنا القرآن

حال ہی میں منشی فخر الدین صاحب ملتانی مالک احمدیہ کتاب گھر قادیان نے چھوٹی تقطیع پر ایک قرآن شریف چھپوایا ہے۔ جسمیں اس کے دیدہ زیب ہونے کیلئے بہت کوشش کی گئی ہے۔ اس کے حروف۔ الفاظ۔ اعراب اور رموز اوقاف کو ایسے واضح اور بین طور پر لکھا گیا ہے۔ کہ مبتدی اور منتہی ہر دو کیلئے اس کی تلاوت یکساں طور پر آسان ہو گئی ہے۔ تمام سورتوں کی آیات پر حاشیہ میں نمبر دئے گئے ہیں۔ صحت کا لحاظ خاص طور پر رکھا گیا ہے۔ طرز کتابت یسرنا القرآن کی سی ہے۔ تقطیع موزوں ہے۔ کاغذ دو قسم کا لگایا گیا ہے۔ عمدہ اور متوسط اور اس کے لحاظ سے ہدیہ میں فرق ہے۔ جو ۸ آنہ اور عمدہ ۱۲ علی الترتیب ہے۔ لیکن مجلد کیلئے ۹ ہیں۔ خواہشمند احباب ضرور اس سے فائدہ حاصل کریں۔

حکیم حاذق

چند ماہ گذرے حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسی (موجد مرہم عیسی و مفرح یاقوتی) نے "حکیم حاذق" نامی ایک طبی ماہوار رسالہ دوبارہ لاہور سے جاری کیا ہے۔ چنانچہ اس کے کئی ایک نمبر اس وقت تک باقاعدہ نکل چکے ہیں۔ ان نمبروں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حکیم صاحب ہر قسم کی طبی معلومات بہم پہنچانے کی خاص کوشش فرما رہے ہیں اور موقع مناسب پر تشریح الابدان کے ضمن میں تصاویر کا بھی انتظام کر رکھا ہے۔ آپ اپنے ساری عمر کے تجربات بھی اسمیں نہایت فراخ دلی سے دے رہے ہیں۔ اور بعض ان صدری نسخوں کو بھی درج فرما رہے ہیں جنہیں عام طور پر لوگ چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ آپ نہ صرف یونانی طریق علاج کے ماہر ہیں۔ بلکہ ویدک۔ ایلوپیتھک اور ہومیوپیتھک علاجوں میں بھی دستگاہ رکھتے ہیں۔ اس لئے آپ کے رسالہ میں یونانی نسخہ جات کے دوش بدوش ویدک اور ایلوپیتھک وغیرہ علاجوں کے بھی نسخے درج نظر آتے ہیں۔ رسالہ کی لکھائی چھپائی نہایت عمدہ ہے۔ قیمت بلحاظ ان خوبیوں کے بہت ہی کم ہے۔ یعنی ڈیڑھ روپیہ سالانہ۔ رسالہ حکیم صاحب کے پتہ پر لاہور سے مل سکتا ہے۔ جو بیرون دہلی دروازہ رہتے ہیں۔ جہاں ان کا مطب بھی جاری ہے۔

قطعۂ تاریخ

انتقالِ پُر ملال جناب نصر اللہ خانصاحب مرحوم ناظرِ اعلیٰ قادیان

پیکرِ اخلاص نصر اللہ خاں
داشت در فنِ وکالت یکفنی
عزمِ رفتن پیش از رفتن کند
بسکہ بودہ رہبرِ منزل شناس
ناظرِ اعلیٰ ز عالی ہمتی
مردِ میداں جاں بکف سینہ سپر
باوقار و باصفا و باوفا
دِل ازیں مہماں سرا پرداختہ
رفت ما را ہست اندر یادِ او
عاشقے نلبے دُرِ نایاب ہست
انا اللہ کا ملاں یک یک شدند
عہدِ بیعت سر بسر ایفا نمود
باقیاتِ صالحاتش بہرہ کرد
چشم بخشا حسن انجامش نگر
سالِ فوتش مظہرِ غمگیں چو جُست

طالبِ رضوانِ مولائے کریم
یعنی طبع روشن و تیز و فہیم
مرد را باشد اگر قلبِ سلیم
در حریمِ قادیاں آمد مقیم
از دل و جاں خادمِ دینِ قویم
عارفِ دیں محرمِ رازِ قدیم
جملگی اوصافِ او عنبر شمیم
برد رختِ خویش در جنت النعیم
زخم خنداں چشم گریاں دل دو نیم
چیست دانی کیمیا؟ عزمِ صمیم
محرمِ دل کو بجز ربِ علیم
گام زد محکم براہِ مستقیم
ایزدِ منانِ رحمانِ رحیم
اے بنا میزد چنیں فضلِ عمیم
گفت رضوان "ذالک الفوز العظیم"
۱۹۲۶

جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن کا سالانہ جلسہ

بتاریخ ۱۶ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ بروز جمعہ جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد قریباً ۴۰۰ تھی۔ جس میں اہل علم۔ تجار عہدہ دار و طالب علم شامل تھے۔ جلسہ کی کارروائی حضرت مولانا مولوی میر محمد سعید صاحب مرحوم کی صاحبزادی صاحبہ کے نکاح کی تقریب پر خطبہ پڑھے جانے کے ساتھ شروع ہوئی۔ قاری مولوی محمد عثمان صاحب مولوی فاضل نے قرآن کریم کی آیات ترتیل کے ساتھ تلاوت فرمائیں۔ منشی احمد حسین صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی نظم دلکش آواز میں سامعین کے گوش گذار کی۔ مولوی عبدالرحیم صاحب متعلم جامعہ عثمانیہ نے "خدا کا نور کس وقت دنیا میں نازل ہوتا ہے" کے عنوان پر اپنا لکھا ہوا مضمون پڑھا۔ اس کے بعد مولوی عبدالقادر صاحب صدیقی نے "احسانات مسیح موعود" پر تقریر کی۔ جس میں آپ نے فرمایا۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کے احسانات تمام بنی نوع انسان پر ہیں۔ کوئی قوم۔ کوئی جماعت۔ کوئی گروہ اس سے مستثنےٰ نہیں پھر قرآن شریف کے نسبت یہ جو خیالات ہیں۔ کہ اس میں ناسخ و منسوخ آیات ہیں۔ بے ربط و ضبط کلام ہے۔ ترتیب نہیں ہے۔ دعاوی ہیں دلائل نہیں ہیں۔ ان سب کی قرار واقعی بیخ کنی اگر کسی نے کی ہے۔ تو وہ صرف حضرت مسیح موعودؑ کا ہی وجود باجود ہے۔ ایسا ہی حضرت مسیح ناصری کے طبعی موت سے وفات پا جانے کا ثبوت دینے سے جو احسانات مسلمانوں پر ہوئے ہیں۔ ان کا کوئی شمار ہی نہیں ہو سکتا۔ ایک فضیلت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ثابت ہونا ہی کیا کم ہے۔

اس کے بعد مولوی میر الحق علی صاحب وکیل ہائیکورٹ ساکن محبوب نگر نے حقیقۃ ختم نبوت پر تقریر فرمائی۔ دلائل قرآنیہ و اقوال بزرگان سے اس مسئلہ پر کافی روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ آنحضرتؐ کی اتباع میں نبوت موقوف نہیں بلکہ جاری ہے۔ جس پر عقل و نقل و مشاہدہ گواہ ہیں۔ بعدہٗ امیر جماعت مولانا مولوی محمد ابوالحمید صاحب وکیل ہائیکورٹ کی تقریر "صداقت مسیح موعودؑ" کے عنوان پر شروع ہوئی۔ آپ نے زمانہ کی پکار۔ مسلمانوں کی نازک حالت۔ مصلح موعود ظاہر ہونے کے بڑی بڑی علامات ظاہر ہونا بیان فرماتے ہوئے ظہر الفساد فی البر والبحر کی لطیف تفسیر بیان فرمائی اور صداقت کے مختلف پہلوؤں کو نہایت دلچسپ پیرایہ میں پیش فرمایا۔ اندرونی شواہد میں سے حضرت مسیح موعودؑ کی دعوی سے پہلے کی پاک زندگی و دعوی کے بعد کی ۳۳ سالہ [illegible] و بیرونی شواہد میں سے چاند گرہن و سورج گرہن کی پیشگوئی کا ۱۳۱۱ھ میں پورا ہونا اور مختلف متعدد پیشگوئیوں کا پورا ہونا بیان کیا۔ سورہ والعٰدیٰت کی تفسیر اور اس کا ریل پر منطبق ہونا ظاہر کیا۔ جو بعثت مصلح اعظم کی ایک اہم علامت تھی۔ سامعین نے نہایت سکون و خاموشی کے ساتھ پوری دلچسپی سے مضمون کو سنا۔ اس کے بعد نماز عصر کیلئے جلسہ برخواست ہوا۔ اور بعد فراغت مولانا مولوی بہاؤالدین صاحب مولوی فاضل و منشی فاضل نے فضائل نبوی پر قریباً سوا گھنٹہ تک اپنا لکچر ولولہ انگیز پیرایہ میں بیان فرمایا۔ جس میں آنحضرتؐ کی کئی خصائص کو بالتفصیل واضح کیا۔ آپؐ کے اخلاق و عادات کو حضرت عائشہؓ کے قول کے مطابق کہ آپؐ کے اخلاق قرآن کریم کے عین مطابق تھے چسپاں کر کے بتایا۔ اور کہا کہ تعلیم ایسی ملی۔ کہ جس کا کوئی مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ صحابہؓ ایسے ملے کہ کوئی جماعت لگا نہیں کھا سکتی۔ زبان ایسی ملی۔ کہ جو ام الالسنہ ہے۔ غرض جو چیز ملی۔ ایسی لاجواب و نایاب ملی۔ کہ اس کی نظیر نہیں ہو سکتی۔ ام الالسنہ کی خصوصیت چونکہ سامعین کے لئے نئی تھی۔ اس لئے اس پر زیادہ وضاحت سے کہا گیا۔ آخر میں حضرت مسیح موعودؑ کے قصیدہ عربی کا کچھ حصہ جو آنحضرتؐ اور صحابہ کی شان میں فرمایا گیا ہے۔ مع ترجمہ سنایا گیا۔ الحمد للہ بہت اچھا اثر ہوا۔ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

میں پبلک کا جو جلسہ میں اپنے اوقات کا حرج کر کے شامل ہوئی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ سب کو سمجھنے کی توفیق و ہدایت کے قبول کرنے کی جرأت عنایت فرمائے۔

(خاکسار سید بشارت احمد جنرل سکریٹری حیدرآباد دکن)

فہرست نومبایعین

بقیہ ماہ اگست ۱۹۲۶ء

نمبر و نام	مقام
۹۷۷ - ہیرا صاحب	ضلع لدھیانہ
۹۵۸ لغایت ۹۷۸ - ۲۱ زن و مرد معرفت سید سعید احمد صاحب برہمن بڑیہ	بنگال
۹۷۹ - محمد عبدالغنی صاحب	گلبرگہ
۹۸۰ - سردار احمد صاحب	ضلع سیالکوٹ
۹۸۱ - چوہدری غلام حیدر صاحب	″
۹۸۲ - مسماۃ [illegible]	ریاست نابھہ
۹۸۳ - محمد بشیر صاحب	شملہ
۹۸۴ - یعقوب خاں صاحب	لاہور
۹۸۵ - بخت نور صاحب	کریالہ
۹۸۶ - خانم جان صاحبہ	ضلع ہزارہ
۹۸۷ - غلام فرید صاحب	″ امرتسر
۹۸۸ - غلام نبی صاحب	″ میانوالی

ستمبر ۱۹۲۶ء

نمبر و نام	مقام
۹۹۰ - دین محمد صاحب	قادیان
۹۹۱ - سید عبدالسلام صاحب	حیدرآباد دکن
۹۹۲ - محمد نعمت اللہ صاحب	″ ″
۹۹۳ - محمد یاسین شریف صاحب	″ ″
۹۹۴ - قاسم بی بی صاحبہ	گلبرگہ
۹۹۵ - جلالی بی بی ″	″
۹۹۶ - رسول بی بی ″	″
۹۹۷ - حسین بی بی ″	″
۹۹۸ - مخدوم بی بی ″	″
۹۹۹ - اہلیہ محمد غوث صاحب	″
۱۰۰۰ - ابرار حسین خانصاحب	شاہجہان پور
۱۰۰۱ - خواجہ محمد گل صاحب	ضلع جہلم
۱۰۰۲ - عبدالحق خاں صاحب	ضلع جالندھر
۱۰۰۳ - اہلیہ عبدالحق خاں صاحب	″ ″
۱۰۰۴ - دختر کلاں ″ ″ ″	″ ″
۱۰۰۵ - دختر خورد ″ ″ ″	″ ″
۱۰۰۶ - ″ ″ ″ ″ ″ ″	″ ″
۱۰۰۷ - ″ ″ ″ ″ ″ ″	″ ″
۱۰۰۸ - مظہر حسن خاں صاحب	″ ″
۱۰۰۹ - محمد بخش صاحب	″ ″
۱۰۱۰ - اہلیہ بابو صاحب	″ ″
۱۰۱۱ - موج الدین صاحب	″ ″
۱۰۱۲ - اسمٰعیل صاحب	ضلع گورداسپور
۱۰۱۳ - خدا بخش صاحب	″ ″
۱۰۱۴ - ظہور احمد صاحب	کراچی
۱۰۱۵ - سید گل صاحب	بنوں
۱۰۱۶ - محمد خاں صاحب	لالہ موسےٰ
۱۰۱۷ - اے۔ آر۔ یونس صاحب	لائل پور
۱۰۱۸ - قنبر	لائل پور
۱۰۱۹ - محمد اکبر صاحب	ضلع ہزارہ
۱۰۲۰ - فتح بی بی صاحبہ	ضلع جھنگ

(باقی دارد)

باموقعہ مکان فروخت ہوتا ہے!

قرضہ کے ناقابل برداشت بوجھ سے تنگ آکر اور اپنے قرضدار دوستوں کی نادہندگی اور عدم توجہی سے مایوس ہو کر اپنا مکان جو قادیان کی شرقی جانب مسجد مبارک سے قریباً تین چار منٹ کے فاصلہ پر واقعہ ہے پختہ و خام عمارت ہے۔ فروخت کرنا چاہتا ہوں جو سوا کنال زمین میں تعمیر شدہ ہے۔ بڑی کفایت سے اسپر خرچ کیا گیا ہے۔ بامر مجبوری میں اصلی اخراجات کے قریب قریب بیچ دینے کو طیار ہوں۔ اسمیں دو مکان تیار شدہ کا آٹھ روپیہ ماہوار کرایہ آتا ہے۔ اور دو مکانوں کے لئے پختہ دیوار سے احاطہ کیا ہوا ہے۔ میں خوشی سے اپنا مکان ہرگز فروخت نہیں کرتا۔ بلکہ اپنی عزت اور آبرو کو بچانے کے لئے مکان کو فروخت کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ مینے بڑی کوشش کی کہ کوئی ذی استطاعت ہمدرد دوست دو اڑہائی ہزار روپیہ میں رہن رکھ لے۔ تاکہ میں قرضخواہوں کے زشت تقاضوں سے نجات پا کر دو ایک برس میں خود کما کر یہ قرض آسانی سے ادا کردوں۔ مگر افسوس کہ کامیابی نہیں ہوئی۔ ورنہ ایسا باموقعہ مکان قسمت سے ہی میسر آتا ہے قیمت کے متعلق مجھ سے براہ راست فیصلہ کرلیں۔

خاکسار فخر الدین احمدی ملتانی کتاب گھر قادیان

قیمت شیشی کلاں عہ

قیمت شیشی خورد ۸/

حضرت مولوی شیر علی صاحب فیروزی

مخدوم و مکرم جناب نیک محمد خان صاحب غزنوی (والد ماجد) حضرت مولانا ذو الفقار علی خان صاحب

پچاس بیماریوں کا ایک علاج

حضرت خلیفۃ المسیح اول کا مجرب از دو نسخہ

تریاق زندگی

بخار۔ نزلہ۔ زکام وغیرہ امراض کا موسم شروع ہے۔ اس لئے ہر گھر میں کم ازکم ایک شیشی ہر وقت موجود رہنی چاہیئے۔ کیونکہ مرض کے آنے کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ چند قطرات کی خوراک سے بفضلہ تعالیٰ مرض کافور ہو جاتا ہے۔ بیسیوں دوستوں اور بزرگوں نے اس کو استعمال کر کے فائدہ اٹھایا ہے۔ جنہیں سے چند ایک کے بجائے ان کے تفصیلی سرٹیفکیٹ درج کرنیکے بوجہ عدم گنجایش اشتہار ہذا میں صرف نام ہی تحریر کئے گئے ہیں اتنی شہادتوں کے پیش کرنے کے بعد اب ضرورت نہیں کہ اشتہاری رنگ میں اس

تریاق زندگی

کی تعریف میں طویل مضمون لکھا جائے۔ تجربہ سب سے بڑی اور عملی تعریف ہے ع مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ یہ دوائی مختلف طریق استعمال سے قریباً پچاس بیماریوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ گویا ایک مختصر سا ہسپتال ہے۔ جو نہ صرف اپنے گھر کے لئے بلکہ ہمسایوں اور دیگر دوستوں وغیرہ کے لئے ایک کار خیر کے قائم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے بچوں اور بوڑھوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ طریق استعمال ہمراہ مرسل ہو گا۔ اور ایک شیشی کئی ماہ تک کام آسکتی ہے۔ عام ادویہ کے ناقابل برداشت بوجھ اور مرض کی طوالت سے یہ دوائی بفضلہ تعالیٰ بچاتی ہے خصوصاً گاؤں اور بستیوں میں بہت کفایت کا موجب ہے۔ شرائط ایجنسی بھی پتہ ذیل سے دریافت کریں:۔

کتاب گھر قادیان

مکرم معظم حکیم غلام محمد صاحب مرحوم

مخدوم حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم

مخدومی مکرمی حکیم پیر سراج الحق صاحب

مکرم ماسٹر مبارک اسمٰعیل صاحب بی اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر

مکرمی مخدومی سید ناصر شاہ صاحب پنشنر

مکرم مولوی نذیر احمد صاحب سیکنڈ ماسٹر گکھڑ

اخویم سید محمد عبد اللہ صاحب کلرک چکروتہ

اخویم بابو عبد الحکیم صاحب سٹیشن ماسٹر

مکرم منشی فتح محمد صاحب کاتب سیرت

مکرم معظم جناب صادق علی صاحب فارسٹ رینجر جگادھری

اخویم میاں عبد الرحیم صاحب سوڈا واٹر فیکٹری

مکرم مستری فخر الدین صاحب احمدی قادیان

مکرم ماسٹر غلام محمد صاحب منشی فاضل ٹیچر - قادیان

اخویم مکرم خواجہ عبد الرحمن صاحب رینجر

مکرم مولوی محمد اسحٰق صاحب کلرک آرسنل راولپنڈی

نامہ نگار

وغیرہ وغیرہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت سی نایاب کتب چھپ گئیں

چند ہی سال گذرے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت سی تصانیف سرمایہ کی کمی سے دوبارہ نہ چھپنے کے باعث نایاب ہو رہی تھیں۔ اور احباب کو دگنی چوگنی بلکہ بعض دفعہ دس گنی قیمت پر بھی ملنا محال تھیں۔ اور یہ ایک ایسا تکلیف دہ امر تھا۔ کہ جس کا احساس کم و بیش ہر احمدی کو ہوا۔ اور سب سے بڑھکر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو اور اسی احساس کے ماتحت حضور نے بعض خدام کو ان نایاب کتب کی طباعت کیلئے سرمایہ جمع کرنے کا ارشاد فرمایا۔ جس پر تئیس چوبیس ہزار روپیہ جمع ہو گیا۔ اور کام جو عرصہ سے قلت سرمایہ کی وجہ سے رکا پڑا تھا صیغہ دعوۃ و تبلیغ کی زیر نگرانی شروع کر دیا گیا۔ اور آج جبکہ اس کام کو جاری ہوئے چار سال بھی نہیں گذرے۔ بہت سی بیش بہا اور نایاب تصانیف نہایت اہتمام سے شائع ہو چکی ہے۔ نہ صرف حضرت مسیح موعودؑ کی بلکہ اور بھی کئی ایک مفید اور محققانہ کتب (جن میں سے بعض حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ اور چند دیگر بزرگان سلسلہ کی تصانیف ہیں) طبع ہو چکی ہیں۔ جن کی فہرست مع قیمت درج ذیل ہے:۔

بک ڈپو تالیف و اشاعت جس نے کہ اس قدر قلیل عرصہ میں کافی سے زیادہ لٹریچر شائع کیا ہے۔ احباب کی توجہ اور امداد کا از حد مستحق ہے۔ کیونکہ اس کے لئے جس قدر سرمایہ جمع کیا گیا تھا۔ وہ تمام کا تمام لٹریچر کی طبع و اشاعت میں خرچ ہو چکا ہے بلکہ اس کے علاوہ اور بھی کئی ہزار روپیہ نظارت نے اپنے پاس سے خرچ کر کے بعض کتابیں شائع کروائی ہیں۔ اس لئے دوستوں کو چاہیئے کہ اب جبکہ انہیں دگنی چوگنی یا دس گنی قیمت کی بجائے معمولی قیمت پر نایاب سے نایاب کتابیں مل سکتی ہیں۔ تو وہ ضرور ان کو خریدیں۔ اور پڑھیں۔ بلکہ اپنے اپنے حلقہ اثر میں ان کی اشاعت کی تحریک کریں اس وقت جس قدر نایاب کتب شائع ہو چکی ہیں۔ اگر ان میں کا نصف بھی احباب خرید لیں گے تو اسی سرمایہ سے باقی تمام کتب بھی جلد سے جلد شائع ہو سکتی ہیں۔

ہمیں امید ہے۔ کہ خدا کے مسیح کی قائم کردہ جماعت دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والی جماعت اسلام کیلئے سرفروشی کا اظہار کرنیوالی جماعت اس کام میں پیچھے نہ رہیگی۔ اور جہانتک اس سے ممکن ہوگا ان انمول روحانی جواہر کو جو کوڑیوں کے مول بک رہے ہیں۔ خرید کر اکناف عالم میں پھیلا دیگی۔

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- حقیقۃ الوحی
- سرمہ چشم آریہ
- شحنۂ حق
- آئینہ کمالات اسلام
- برکات الدعا
- شہادت القرآن
- انجام آتھم
- تحفہ قیصریہ
- سراج دین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب
- ضرورت الامام
- تذکرۃ الشہادتین
- راز حقیقت
- ایام الصلح اردو
- تحفہ غزنویہ
- لیکچر سیالکوٹ
- تریاق القلوب
- دافع البلاء
- تحفہ ندوہ
- سناتن دھرم
- براہین احمدیہ حصہ پنجم
- تجلیات الٰہیہ
- تقریریں
- منن الرحمٰن
- نزول درد
- ترغیب المومنین
- (یہ پہلی دفعہ شائع کی ہیں۔)
- الخطاب الجلیل عربی
- ترجمہ اسلامی اصول کی فلاسفی

کتب و تقاریر حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ

- ملائکۃ اللہ دوسرا ایڈیشن
- آئینہ صداقت اردو
- 〃 〃 انگریزی
- نجات
- تحفہ پرنس انگریزی
- احمدیت یعنی حقیقی اسلام اردو
- 〃 〃 〃 انگریزی
- دعوۃ الامیر فارسی مجلد
- 〃 اردو غیر مجلد
- سوانح احمد انگریزی
- احمدیہ موومنٹ

جو جماعتیں اپنے ہاں بک ڈپو کی شاخ کھولنا چاہیں۔ انہیں معقول کمیشن دیا جائیگا۔ شرائط طلب کرنے پر بھیجی جا سکتی ہیں۔

مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

بعدالت جناب شیخ عبدالرحمن صاحب بہادر سب جج جھنگ

اشتہار زیر آرڈر نمبر ۵ رول نمبر ۲۰

دوکان سکھرام داس رام کشن بذریعہ پربھدیال ولد رام کشن قوم نارنگ ساکنہ منڈی جھنگ مگھیانہ — مدعی

بنام

دیویدتہ رام ولد میا داس ذات کوچہ ساکنہ شیخ چوہڑ تحصیل جھنگ — مدعا علیہ

دعوےٰ مانعہ ۱۴/۵ روپے

اشتہار بنام دیویدتہ رام ولد میا داس ذات کوچہ ساکنہ شیخ تحصیل جھنگ مقدمہ بالا میں مدعی نے درخواست دی ہے۔ کہ تم دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کر رہے ہو۔ لہذا تمہارے نام اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۲۳ حاضر عدالت ہذا اصالتاً یا وکالتاً ہو کر پیروی مقدمہ کی کرو۔ ورنہ کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔ ۶ اکتوبر ۱۹۲۶ء

مہر عدالت — دستخط انگریزی

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس میاں جلال الدین صاحب سب جج بہادر پرگنہ اجنالہ ضلع امرتسر

سندر سنگھ ولد جبا سنگھ ذات جٹ ساکن کھیالہ خورد تحصیل اجنالہ — مدعی

بنام

مسماۃ پچھمی بیوہ تابو ذات ٹھاکر ساکنہ کھیالہ کلاں تحصیل اجنالہ پیشہ سیپ

دعوےٰ مانعہ ۱۷/۵ روپیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہا کے نام اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے کہ وہ عمداً تعمیل سمن سے گریز کرتی ہے۔ لہذا اس کو بذریعہ اشتہار مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۲۶ء سے اطلاع دیجاتی ہے کہ حاضر ہو کر جو کچھ بابت دعوےٰ عذر رکھتی ہے پیش کرے۔ ورنہ کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔ — مورخہ ۵ اکتوبر ۱۹۲۶ء

دستخط صاحب سب جج بہادر پرگنہ اجنالہ بخط انگریزی مہر عدالت

سکول بجلی

پاس شدہ شاگرد کئی آمدنیاں اپنے ہی ملک میں دو ہزار روپیہ سالانہ تک ہو رہی ہیں۔ اس سکول کا پراسپکٹس جسمیں شاگردوں کے ناموں کی فہرست درج ہے پرنسپل صاحب سے طلب کر کے ملاحظہ کر سکتے ہو۔ داخل ہو سکتے ہیں۔ المشتہر پرنسپل سکول آف اپلائڈ الیکٹری سٹی (سکول بجلی) کپورتھلہ

ممالک غیر کی خبریں

—— پیرس۔ ۶ ر اکتوبر۔ ہاناس ایجنسی کا پیغام مظہر ہے کہ محمد نادر خاں سفیر مختار افغانستان متعینہ فرانس کو فرانس کی طرف سے "عسکر اعزاز کا حاکم اعلیٰ" خطاب دیا گیا ہے۔

—— نامہ نگار "فتی العرب" عمان سے اطلاع دیتا ہے کہ سلطان ابن سعود نے عقبہ پر اپنا اقتدار اور تسلط قائم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور عنقریب ایک بڑی طاقت توپوں اور فوجی سامان سمیت وہاں بھیجیں گے تاکہ دوسری قوت کے اقتدار اور قبضہ کو روکے برطانوی آہن پوش جہازات ابتک وہیں ٹھیرے ہوئے ہیں۔

—— قسطنطنیہ۔ ۷ ر اکتوبر۔ خلیج سمرنا میں مقام قرا بارون کے سامنے ۱۸ میل کے فاصلہ پر درموسنی نامی ایک چھوٹا سا جزیرہ واقع ہے جس کی ملکیت کا دعویٰ ایک نوجوان انگریز انطونی ایڈورڈس نے کیا ہے اس مقدمہ کی سماعت ایک انگریزی ترکی مخلوط عدالت بہت جلد کرنے والی ہے۔

—— اخبار صوت التعیب لکھتا ہے کہ سرکاری ذرائع وثوق کیساتھ یہ بات ظاہر کرتے ہیں کہ حکومت برطانیہ نے شرق اردن اور فلسطین کو ایک کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے اور اس کا اعلان بھی عنقریب ہونے والا ہے۔

—— ہانگ کانگ۔ ۱۵ ر اکتوبر۔ ہائین فونگ نامی جہاز میں ۲۰ بحری قزاق مسافروں کے بھیس میں سوار ہو گئے اور جب کھلے سمندر میں پہونچے تو اپنے اصلی رنگ میں ظاہر ہو کر کپتان کے سر پر ریوالور تول کر کھڑے ہو گئے۔ اور حکم دیا کہ جہاز کو خلیج بیاس میں لے چلو۔ جب جہاز وہاں پہونچا تو ڈاکوؤں نے ۳۰ ہزار ڈالر مالیت کا ریشمی کپڑا اور دیگر مسافروں کا مال و متاع اتار لیا۔ اور چلدئے۔

—— جنوبی افریقہ میں بسنے والے ہندوستانیوں کی حالت پر غور کرنے کیلئے کیپ ٹاؤن میں ایک ونڈ ٹیبل کانفرنس کا انعقاد ہو گا۔ کہ جہاں ہندوستانیوں اور جنوبی افریقہ کے حاکمان کے نمائندے مل جل کر بات چیت کریں گے۔

—— عربی جریدہ فتی العرب راوی ہے کہ شام اور حجاز کی ریلوے لائن ایجنسی ایک جدید ریلوے لائن کی تعمیر پر غور و خوض کر رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ عنقریب ایک ریلوے لائن حلب سے مکہ معظمہ تک نکالی جائے گی۔

—— جریدہ ام القریٰ لکھتا ہے کہ طائف میں ایک لاسلکی ٹیلیگراف اور مکہ معظمہ میں ایک لاسلکی ٹیلیفون قائم کیا گیا ہے جس سے ہر وقت تمام اطراف و جوانب کی خبریں معلوم کیجا سکتی ہیں۔

—— برلن۔ ۷ ر اکتوبر ریاست پروشیہ نے تجویز کیا ہے کہ اگر سابق قیصر ولیم اور ان کی بیوی جرمنی آکر رہنا چاہیں تو ان کیلئے شہر ہیمبرگ کا عالیشان قصر اور پارک بغرض سکونت پیش کئے جا سکتے ہیں۔

—— رگبی۔ ۷ ر اکتوبر۔ کنزرویٹو پارٹی کی سالانہ کانفرنس میں اولین مرتبہ ایک عورت نے کرسی صدارت کو زینت بخشی۔

—— لندن۔ ۷ ر اکتوبر۔ کان کنوں کے مندوبین کی کانفرنس نے ۱۹۴۰۰۰ آراء کے مقابلہ میں ۵۹۴۰۰۰ آراء سے ساؤتھ ویلز کی اس قرارداد کو منظور کر لیا۔ کہ جدوجہد کو زیادہ شدید کر دیا جائے۔ اور محافظین معادن کو بھی ہڑتال کی دعوت دیجائے۔

—— لندن۔ ۷ ر اکتوبر برٹش براڈ کاسٹنگ کمپنی کے مسٹر ڈنسٹن قیصر ہند جہاز پر سوار ہو کر ہندوستان آرہے ہیں آپکا ارادہ ہے کہ یکم مارچ تک کلکتہ اور بمبئی میں انتشار صدا کا سلسلہ قائم کرائیں مسٹر ڈنسٹن کا خیال ہے کہ بعض مشکلات کے باوجود ہندوستان کی سرزمین انتشار صدا میں مفید ایجاد کے لئے بہت موزوں ثابت ہو گی۔

ہندوستان کی خبریں

—— کلکتہ۔ ۶ ر اکتوبر۔ حکومت بنگال نے ہدایت جاری کی ہے کہ ۱۱ ر نومبر کو صبح ۱۱ بجے عارضی صلح کی سالگرہ منانے کیلئے دو منٹ تک تمام کام اور گاڑیوں کی آمد و رفت بند کر دیجائے۔

—— رنگون۔ ۵ ر اکتوبر۔ رنگون ٹائمز کو معلوم ہوا ہے کہ حال کی غیر معمولی طغیانی سے برہما ریلوے کو مجموعی طور پر تقریباً ۱۲ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔

—— کلکتہ۔ ۸ ر اکتوبر۔ لارڈ لٹن گورنر بنگال۔ ۱۰ ر اکتوبر کی صبح کو کلکتہ پہنچینگے۔ اور آپ اسی دن ہز ایکسیلنسی سر ہیو سٹیفنسن سے بنگال کی گورنری کا چارج لینگے۔ اور سر ہیو اسی دن انگلستان کو روانہ ہو جائیں گے۔

—— کلکتہ۔ ۸ ر اکتوبر۔ حکومت کا اعلان مظہر ہے کہ میدنا پور میں جو سیلاب عظیم آیا تھا۔ اس نے قریباً پانچسو مربع میل اراضی زیر آب لے لی تھی۔ اس سیلاب زدہ رقبہ میں دھان کی فصل بالکل برباد ہو گئی ہے۔ بہت سے مویشی ہلاک ہو گئے اور ہزارہا مکانات منہدم ہو گئے۔ فاقہ کشی سے کوئی موت نہیں ہوئی۔ مگر مکانات گرنے سے ۴ جانیں نذر اجل ہو گئیں۔ غیر سرکاری انجمنوں کے اشتراک عمل سے امداد کے مرکز قائم کئے گئے اور امداد کے لئے ۶۵ ہزار روپیہ وقف کیا گیا۔

—— باریسال۔ ۷ ر اکتوبر۔ مولوی نعیم الدین سب ڈپٹی مجسٹریٹ نے خودکشی کر لی۔ مولوی صاحب نے تیز استرے سے اپنا گلا خود کاٹ لیا مرحوم مدت سے ایک مہلک مرض میں مبتلا تھا۔

—— کلکتہ۔ ۷ ر اکتوبر۔ ڈھاکہ اور بٹینہ میں سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی ہدایات کے مطابق قانون پولیس کے ماتحت اس مضمون کا نوٹس جاری کر دیا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی رائے میں یہاں نقض امن کا اندیشہ ہے۔ لہذا جمہور کو عام طور پر متنبہ کیا جاتا ہے کہ جلوسوں کو پولیس سے اجازت حاصل کئے بغیر نہ نکالیں۔

—— ۲۲ ر ستمبر ۱۹۲۶ء کو پنڈت کالی چرن شرما ایڈیٹر آریہ مسافر آگرہ و مصنف "وچتر جیون" کے خلاف زیر دفعہ ۱۵۳ الف منجانب گورنمنٹ مقدمہ دائر ہو گیا ہے۔ جو ۴ ر اکتوبر ۱۹۲۶ء کو حاضر عدالت ہو گئے اور پانچ ہزار کی ضمانت پر رہا کئے گئے۔

—— امرت سر ۱۲ اکتوبر۔ بیان کیا جاتا ہے۔ مولوی محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی نے علمائے نجد کے ساتھ مباحثہ کرنے کیلئے سلطان ابن سعود کے نام تار بھیجا ہے از بسکہ علمائے نجد اور مولوی صاحب موصوف کا اجتماع مشکل ہے۔ اس لئے مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری نے ان کو لکھا ہے کہ مجھی سے مباحثہ کر لیں۔

—— شملہ۔ ۱۰ ر اکتوبر۔ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر سر محمد حبیب اللہ اور سر بھوپندر ناتھ مترا کے صدر پارٹ کونسل آج شملہ پہونچے۔ سمرہل اسٹیشن پر سر محمد حبیب اللہ اور وائسرائے کے اے ڈی کانگ نے خیر مقدم کیا۔ وائسرائے کی کونسل کا پہلا اجلاس کل مجلس وضع قوانین ہند کے ایوان میں منعقد ہو گا۔

—— امرت سر۔ ۱۰ ر اکتوبر۔ امرت سر اسٹیشن کے ریلوے یارڈ میں بمبئی میل کا انجن اور دو گاڑیاں پٹڑی پر سے اتر گئیں۔ بعض مسافر زخمی ہو گئے۔

(منشی عبدالرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)